بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماھنامہ انوار مدینہ

جلد : ۲۱ | رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ / جولائی ۲۰۱۳ء | شمارہ : ۷

سیّد محمود میاں	سیّد مسعود میاں
مُدیر اعلیٰ	نائب مُدیر

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ 25 روپے......سالانہ 300 روپے

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 50 ریال

بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ 13 امریکی ڈالر

برطانیہ، افریقہ .... سالانہ 13 ڈالر

اَمریکہ .... سالانہ 16 ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس

www.jamiamadniajadeed.org

E-mail: jmj786_56@hotmail.com

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

دفتر ''اَنوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ 2-7914-100-020-0954

مسلم کمرشل بنک کریم پارک برانچ راوی روڈ لاہور (آن لائن)

رابطہ نمبر: 042-37726702,03334249302

جامعہ مدنیہ جدید (فیکس) : 042 - 35330311

خانقاہِ حامدیہ : 042 - 35330310

فون/فیکس : 042 - 37703662

موبائل : 0333 - 4249301

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۳
درسِ حدیث	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۹
چند عملیات اَور وظائف جو ہر آدمی کو کرتے رہنا چاہیے	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۴
مسائلِ زکٰوۃ	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۷
رمضان المبارک کی فضیلت اَور تاریخی واقعات	حضرت مولانا قاری شریف اَحمد صاحبؒ	۲۵
رمضان المبارک........نیکیوں کا موسم	حضرت مولانا مفتی جمیل اَحمد صاحب تھانویؒ	۳۱
وفیات		۳۷
عید کس کی ہے ؟	جناب وفا ملک پوری صاحب	۳۸
پردہ کے اَحکام	حضرت مولانا محمد اَشرف علی صاحب تھانویؒ	۴۰
سیرت خلفائے راشدینؓ	حضرت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ	۴۸
گلدستہ اَحادیث	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۵۴
اَخبار الجامعہ	مولانا اِنعام اللہ صاحب	۵۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

دُنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں میں سے چند زبانیں بین الاقوامی زبانوں کی حیثیت رکھتی ہیں ''اُردو'' بھی اُن ممتاز زبانوں میں سے ایک زبان ہے یہ دُنیا کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے دُنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو کہ جس میں اُردو بولنے والے نہ ہوں۔

''اُردو'' زبان کی سب سے پہلی لُغت اَلْفُضَائِلُ فِیْ مَنَافِعِ الْاَفَاضِلِ کے نام سے محمد بن قوام کرخی نے آج سے سات سو سال قبل ۷۹۵ھ مطابق تیرھویں صدی عیسوی میں تالیف کی۔

جبکہ اَنگریزی کی سب سے پہلی لُغت ''کوک ایم'' نے آج سے چار سو سال قبل ۱۶۲۳ء میں شائع کی۔

عربی زبان اَپنی عمر کے اِعتبار سے اِن سب سے بزرگی میں برتر ہے آج سے تیرہ صدیوں پہلے دُوسری صدی ہجری کے وسط میں خلیل بن اَحمد نے اِس کی پہلی لُغت شائع کی۔

عمر کے اِعتبار سے پہلا رُتبہ عربی، دُوسرا اُردو، تیسرا اَنگریزی کو حاصل ہے دُنیا نے اَنگریزی کو صرف رابطہ زبان کے طور پر اِختیار کیا ہے لیکن اَپنی قومی و علاقائی زبانوں پر کسی نے اِس کو ترجیح نہیں دی سوائے برصغیر میں کہ جہاں ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش پر فرنگی کے غاصبانہ اِقتدار سے مرعوب ہوکر چند ٹکوں کی خاطر نوابوں، سرداروں، وڈیروں اَور اُن کے ماتحتوں نے حریت پر غلامی کو ترجیح دیتے ہوئے اَپنا سب کچھ فرنگیوں کے ناپاک اِقتدار پر نچھاور کر دیا۔

علماءِ حق کی سیاسی اَور جہادی کوششوں اَور بے مثال قربانیوں کے نتیجہ میں فرنگی کو ہندوستان سے اَپنا بوریا بستر گول کرنا پڑا مگر اَپنے پیچھے مسلمانوں ہی میں سے ایسے بے ضمیر اَور بے غیرتوں کی ایک بہت بڑی فوج چھوڑ گیا جو اَپنے کو اُس کی ذُرِّیت کہلانے پر فخر کرتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں فرنگی کی ذُرِّیت ہی کا اِقتدار تا حال جاری ہے جس کی چھاپ یہاں کے عوام پر بھی دِن بدن گہری ہوتی چلی جارہی ہے اِس کے اَندھیروں میں ہماری زبان ثقافت و روایات حتی کہ مذہب بھی گم ہوکر رہ گئے ہیں۔

جون کے وسط میں میرے پاس ایک ولیمہ کا دعوت نامہ آیا جو حسبِ دستور اَنگریزی میں تھا پاکستان کے رہائشی اُردو، پنجابی، پشتو، بلوچی اَور سندھی بولنے والوں کے اَنگریزی دعوت ناموں پر مجھ کو ہمیشہ دُکھ اَور اَفسوس تو ہوتا ہی ہے مگر حیرت نہیں ہوتی کیونکہ ہماری قوم نے اِس کو روز کا معمول بنالیا ہے مگر اِس دعوت نامہ پر اَفسوس کے ساتھ ساتھ حیرت اَور اِنتہائی دُکھ بھی ہوا کیونکہ یہ ایک ایسی محترمہ کی طرف سے اَپنے بیٹے کے ولیمہ کا دعوت نامہ تھا جو عالمہ فاضلہ ہونے کے ساتھ ساتھ بنات کے دینی اِدارہ کی سربراہ بھی ہیں جن کا صبح و شام کا وظیفہ ہی یہ ہونا چاہیے کہ وہ آنے والی نسلوں کو ''آگہی'' کے جوہر سے آراستہ کریں، اُنہیں ایسی بینائی عطا کریں جو اُن کی فکر کو روشن کر کے غلامی کے اَندھیروں سے باہر کھینچ لائے اَور وہ ''نابینا'' سے ''بینا'' بن جائیں۔

کیسی عجیب بات ہے کہ ایک دینی اِدارہ کی سربراہ ہو اَور اُس کا عزم و حوصلہ قائدانہ ہونے کے بجائے مقتدیانہ ہوجائے ! بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ دُوسروں کو تلقین کرتے کرتے جب اَپنی باری آئے تو بادِ مخالف کے ہلکے سے تھپیڑے کے آگے ہمت ڈھیر ہو جائے۔

اگر دین کے معلمین و مبلغین کا بودا پن اِس حال کو پہنچ جائے تو پھر ہمارے دین اَور قومی روایات، ثقافت و تہذیب کا اللہ ہی حافظ ہے۔

ہوئے تم دوست جس کے دُشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

اگرچہ اَپنی جگہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہت سے نامور بزرگوں اَور علماء کے گھرانے بھی اِس سرکش طوفان کی طغیانی کی تاب نہیں لا سکے مگر اِن سطور سے ہمارا مقصد خدانخواستہ کسی کی تحقیر و تذلیل نہیں بلکہ ایک ''اِعلانیہ لغزش'' پر بطورِ نصیحت آگاہ کرنا مقصود ہے۔

حدیث میں آتا ہے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ''دین (اَپنی اَور دُوسروں کی) خیر خواہی کا نام ہے'' اِس لیے یہ تلخ گزارش دُوسروں سے پہلے خود میرے اَپنے نفس کے لیے بھی ہے۔ خود راقم الحروف بھی اَپنے قریبی عزیزوں کی دینداری کے اِعتبار سے بے ثباتی پر شرمسار بھی ہوتا ہے اَور دُعا گو بھی۔

مگر جو بالفعل دین کا معلم اَور مبلغ ہو، نیک شہرت کا حامل بھی ہو اُس کی طرف سے اِس قسم کی ''اِعلانیہ'' بے اِستقلالی یقینًا دُکھ اَور اَفسوس کی چیز ہے۔

موصوفہ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے غالبًا بیعت کا تعلق بھی رکھتی ہیں اِس لیے اِس موقع پر اُس دعوت نامہ کا عکس بھی شائع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو راقم الحروف کی تقریبِ ولیمہ پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اَپنے دستِ مبارک سے تحریر فرما کر مدعوین کو اِرسال فرمایا تھا تاکہ اَنگریزی دعوت ناموں کے مقابلہ میں اپنی قومی اَور علاقائی زبانوں سے مزین باوقار دعوت ناموں کی عملی تصویر بھی نظر سے گزر جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے کہ عزیزم سید محمود میاں سلمہٗ کا ولیمہ مسنونہ ۱۹ فروری ۸۸ء بروز جمعۃ مبارک ۷ بجے شام ہوگا ان شاء اللہ۔

شرکت فرما ہوکر ممنون فرمائیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حامد میاں

جامعہ مدنیہ

کریم پارک ۳ راوی روڈ

لاہور ۲

فون: 20186
200577

چند سال قبل ایک جدید تعلیم یافتہ نوجوان کی شادی ہوئی اُنہوں نے اپنی شادی کے موقع پر اپنی روایات و ثقافت کو ذبح کرنے کے بجائے زندہ کرنے کا نہایت بلند نمونہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ عصری علوم پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اُن کے رنگ میں رنگ جائیں اور اپنی شناخت ختم کر دیں لیجیے پنجابی زبان کے دعوت نامہ کا عکس بھی ملاحظہ فرمائیں :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہنوں تے پراؤ ________ تہاڈے تے رب دیاں رحمتاں

ویاہ دا سدا

ساڈے بچے تے لاڈلے پتر **حافظ محمد داؤد** سلمہٗ دا ویاہ متھیا گیا اے

ایس خوشی دے ویلے تُسی وی بج پھب کے آؤ تے ساڈیاں خوشیاں وچ وادھا کرو

آیاں دے اگے اکھیاں وچھانوالے

حاجی لال دین۔ چوہدری محمد طفیل
چوہدری محمد اظہر جاوید۔ حافظ محمد احسن
حاجی محمد چراغ۔ مولانا محمد سعید
حافظ محمد زبیر۔ محمد فرقان
محمد عدنان۔ زین العابدین

اڈیکن ہار

چوہدری محمد سردار تے گھر والی
چک نمبر 519 گ ب
تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
042-7727208
0320-4659917
0333-4272650

[illegible]

دسمبر دی 27 تریک 2004 سوموار دے دیہاڑے

میل (اکٹھ) ________ 6 وجے شامی

سجناں دا بیبا رکھیا ہے

ملت پرنٹنگ سنٹر 14 ... لاہور فون: 7359282

خدا کرے کہ ہمارے لیڈر اور ہماری قوم ''انگریزی دان'' کے بجائے ''انگریز دان'' بن جائیں، ''امریکن'' بننے کے بجائے ''امریکہ دان'' بن جائیں، ''رشین'' بننے کے بجائے ''رشیا دان'' بن جائیں، ''چائنیز'' بننے کے بجائے ''چائنہ دان'' بن جائیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اَپنے دین کا سچا خادم اَور ترجمان بنا کر اُس پر ثابت قدمی بھی نصیب فرمائے اَور ہماری لغزشوں سے دَرگزر فرما کر اُن کی تلافی اَور حسنِ خاتمہ کی نعمت سے سرفراز فرمائے، آمین۔

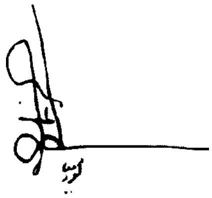

دُعائے صحت کی اَپیل

اَلحاج شعیب میر صاحب کے بہنوئی اَور جناب ریحان علی صاحب اَور محترمہ عمارہ خاتون صاحبہ کی صحت یابی کے لیے قارئین سے دُعاؤں کی دَرخواست ہے۔ (اِدارہ)

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علٰی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اللہ کی مرضی کے مقابلہ میں اَپنی خواہش کو فنا کرڈالنا
معاہدہ مسلمان اَور کافر دونوں سے پورا کرنا ضروری ہے
دوطرح کے ''مجاہد'' اَور دوطرح کے ''مہاجر''

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 74 سائیڈB 1987 - 08 - 23)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت آقائے نامدار ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے تقریر فرمارہے تھے اُس میں فرمایا کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ اُس آدمی کے پاس یا اُس آدمی کے اِیمان کا اِعتبار نہیں جس کے پاس دیانت داری نہ ہو اَمانت داری نہ ہو۔

وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ [1] اَور اُس آدمی کے دین کا بھی اِعتبار نہیں کہ جو عہد کا پابند نہ ہو، وعدہ کرلے معاہدہ کرلے اَور پابندی نہ کرے اُس کی، وہ بھی ایسے ہی ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۵

تو اُدھر تو اِرشاد فرمایا تھا کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے وہ جنت میں چلا جائے گا اِدھر یہ اِرشاد فرما رہے ہیں کہ جو اَمانت دار نہیں اُس کا دین ہی کوئی نہیں اَور جس نے عہد کی پابندی نہیں کی اُس کا دین ہی کوئی نہیں اِیمان نہیں، دین نہیں۔ تو دونوں چیزوں میں بظاہر ایسے لگتا ہے جیسے کہ میل نہ ہو (حالانکہ) یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ مسلمان کو جو جو کام کرنے چاہییں وہ بھی بتا دیے اَور یہ بھی بتایا کہ اَعمال سے غافل نہ ہو۔

اَور آدمی اگر یہ سمجھے کہ میں خدا کے حقوق اَدا کردُوں تو بس کافی ہوگئے یہ غلط فہمی ہے اُس کی، یہ اَمانت داری دُوسرے کا حق ہے خدا کا نہیں ہے بندوں کا ہے اَور معاہدہ کرے اَور اُس کی پابندی یہ بندوں کا حق ہے اَور اُس میں آکے مسلمان بھی کافر بھی دونوں برابر ہو جاتے ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ نے مسلمان سے وعدہ کیا ہے تو پھر تو پورا کریں اَور کافر سے کیا ہے تو پابند نہیں ہیں ایسے نہیں ہے بلکہ پابندی ضروری ہے۔

بین الاقوامی معاہدے اَور اِسلامی اُصول :

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا ہی قصہ ہے کہ ایک معاہدہ کی مدت ختم ہونے لگی تو اُنہوں نے لشکر کشی کا اِرادہ کیا اَور لشکر لے کر روانہ ہوگئے، پیچھے سے ایک صاحب نے آواز دی کہ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ[1] اُنہوں نے بلایا اَور بات سنی کہ کیا مطلب ہے اِس کا کہ وفا کرو یعنی عہد پورا کرو غداری نہ کرو ؟ پھر اُنہوں نے بتایا کہ اگر کوئی لوگ آپ سے معاہدہ کرنے کے بعد مطمئن ہوں غفلت میں ہوں مغالطہ میں ہوں (اَور اِس خیال میں ہوں) کہ ہم معاہدہ (میں مزید توسیع) کرلیں گے اَب وعدہ تقریبًا اِس مہینے کے ختم پر ختم ہوجائے گا تو ختم ہوتے ہی حملہ اگر آپ کریں گے تو اَچانک ہوگا اَور اُن کے خیال کے خلاف ہوگا وہ اِطمینان سے ہوں گے وہ سمجھتے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے خطرے کی اَور آپ اُن کی غفلت سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ (اَور اُن کی) وہ غفلت ہوگی آپ پہ بھروسے کی وجہ سے، اُس نے آپ پہ بھروسہ کیا اِس وجہ سے وہ غفلت میں ہیں تو یہ بھی ایک طرح سے

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۹۸۰

بدعہدی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے لہٰذا ایسا نہ کریں (بلکہ) اُنہیں پہلے بتلا دیں کہ آئندہ آپ معاہدہ نہیں کریں گے اُس کے بعد حملہ کریں پھر وہ غداری نہیں ہے ورنہ غداری ہوگی۔

کلمہ گو دو قسم کے ہیں :

مسلمان کو یہ بتلایا گیا کہ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لے گا جنت میں چلا جائے گا اِس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ﷺ) اِس اِقرار کے جو تقاضے ہیں وہ سارے پورے کرے تو جنت میں جائے گا اَور ممکن ہے بلا حساب ہی چلا جائے گا۔

اَور دُوسرا مطلب یہ ہے کہ آخر کار جنت میں چلا جائے گا سزائیں وغیرہ بھگتنے کے بعد جو بھی کچھ حال گزرے وہ گزرنے کے بعد، خدا پناہ میں رکھے وہاں کی ہر قسم کی تکلیف اَور سزا سے، تو اُس سے گزر کر وہ پہنچے گا وہاں، جنت ہی میں پہنچے گا جنت میں جانے کا وہ مستحق بن چکا ہے یہ مقصد ہے رسول اللہ ﷺ کا، دو میں سے ایک مقصد ہے گویا۔

یہ مطلب نہیں ہے کہ بس جس نے یہ کہہ لیا تو پھر ضرور جنت ہی میں جائے گا چاہے جو کرتا پھرے یہ نہیں ہے بلکہ بڑے سخت کلمات ہیں اَور اُس میں یہ ہے کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَہٗ اَور لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ اَمانت نہیں تو اِیمان نہیں معاہدہ کی پابندی نہیں ہے تو دین نہیں۔

اَور دین کا مطلب اِسلام ہے ﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ ﴾ ﴿ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ﴾ تو دین اَور اِسلام ایک ہی معنٰی میں ہے۔

کامل مومن کی علامت :

مسلمان کون ہے ؟ حدیث شریف میں آتا ہے : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اَور ہاتھ سے دُوسرے مسلمان محفوظ رہیں وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ مومن وہ ہے جس سے لوگ مطمئن رہیں عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ[1] جان اَور مال کے بارے میں وہ مطمئن ہیں کہ کوئی نقصان اِس سے ہمیں نہیں پہنچے گا۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۳

اَوّل درجہ میدانِ جہاد :

اِس میں آتا ہے یہ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ ''مجاہد'' کے ایک معنٰی تو وہ ہیں جو میدانِ جہاد میں جائے وہ تو اَوّلین درجہ ہے سب سے بلند درجہ ہے بہت مشکل ہر ایک کے بس کا بھی نہیں ہے صحت نہ ہو تو جوان کے بھی بس کا نہیں۔

باقی فرمایا مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ جو اَپنے نفس سے جہاد کرے اَپنے نفس کے خلاف کرلے کہ اللہ کی اِطاعت کا تقاضا یہ ہے اَور میرے نفس (کی چاہت) کا تقاضہ یہ ہے تو اُس میں وہ اَپنے نفس سے لڑے اَور خدا کا حکم جو ہے وہ پورا کرنے کی پابندی کرے اَور اُس کو ترجیح دے۔

اَور مہاجر ! مہاجر تو اُس کو کہتے تھے کہ اِسلام کی خاطر اَپنا وطن چھوڑ کر آجائے مدینہ طیبہ اِرشاد فرمایا وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ [1] مہاجر کے اَور معنی بھی ہیں وہ معنی یہ ہیں جو گناہ کے کام چھوڑ دے جو غلطیاں کرنی چھوڑ دے خَطَایَا وَالذُّنُوْبَ وہ مہاجر ہے '' هَجَرَ'' کا معنی چھوڑا ''مُهَاجِرٌ'' کا معنی وطن چھوڑ کر آنے والا، آپ نے اِرشاد فرمایا وطن چھوڑ کر آنے والا تو ہے ہی ہے جو خطاؤں اَور گناہوں سے بچے اَور چھوڑ دے اُن کو کرنا وہ مہاجرِ کامل ہے تو اِیمانِ کامل اُسکا جو اَمانتدار، اِیمانِ کامل اُس کا جو بات کا اَور عہد کا پابند ہو ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ عہد جو ہے پورا کرنا پڑے گا کیونکہ اِس کے بارے میں سوال ہوگا۔

دو طرح کے ''مجاہد'' :

اَور اِدھر یہ بتلا دیا کہ مہاجر کے بھی دو ہی معنٰی سمجھ لو اَور مجاہد کے بھی دو ہی معنی سمجھ لو۔ ایک وہ جو فی سبیل اللہ ہے (یعنی) میدانِ جہاد اَور ایک وہ ہے جو میدانِ جہاد میں نہیں ہے (مگر) اَپنے نفس سے لڑتا ہے، خدا کی اِطاعت کا اَور اَپنے نفس کا جہاں ٹکراؤ ہو جائے تو وہاں اَپنے نفس کو چھوڑ کر خدا کی اِطاعت کرتا ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۴

دو طرح کے ''مہاجر'' :

اَور مہاجر ! مہاجر کے معنی چھوڑنے والا تو ایک تو وہ معنٰی ہیں جو (دین اَور اِیمان کی خاطر) وطن چھوڑ دے اَور دُوسرے معنٰی یہ ہیں کہ خطاء اَور گناہ، یہ کام چھوڑ دے۔

اللہ کے لیے محبت اَور نفرت کی وضاحت :

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ جس آدمی کی حالت یہ ہوجائے کہ کسی سے محبت ہے تو خدا کے لیے اَور بغض ہے تو خدا کے لیے وہ نہ خوبصورت دیکھتا ہے اَور نہ بدصورت دیکھتا ہے نہ غریب دیکھتا ہے نہ اَمیر دیکھتا ہے اُس کو یہ پسند ہے کہ وہ خدا کی اِطاعت کر رہا ہے وہ نیک ہے اُس سے اُس کو محبت ہوجاتی ہے اَور چاہے کتنا بھی خوبصورت ہو کتنا بھی مالدار ہو کتنا بھی با اَثر ہو جب وہ گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ اُسے پسند نہیں آتا اُس سے اُسے نفرت ہوتی ہے۔

اَور اگر گناہگار آدمی توبہ کر لیتا ہے تو اُس سے اُسے محبت ہوجاتی ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو نفرت تھی اِس آدمی سے وہ بھی خدا کے لیے، جب اِس نے توبہ کرلی گناہ کے کاموں سے تو محبت ہوگئی اِس کا مطلب ہے خدا کے لیے ہوئی، تو مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ وہ خرچ بھی کرتا ہے خدا کی رضا کے لیے رُکتا بھی ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ [1] ایسے آدمی کو سمجھو کہ اِیمان اُس نے مکمل کرلیا اَپنے نفس کو ختم کر دیا دَرمیان سے، معاملات جو بھی ہو رہے ہیں اُس کے ذریعے وہ وہ ہو رہے ہیں جو خدا نے بتائے ہیں اَور جو اَپنا نفس چاہتا ہے اُس کو اُس نے فنا کر دیا جو خدا کی مرضی ہے بس اُس پر وہ چلتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے اَور اِسی طرح کرنا ہے، تو جو آدمی اَپنے نفس کو بیچ میں سے بالکل ہٹا دے تو آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ اُس نے اَپنا اِیمان مکمل کرلیا۔ یہ کمالِ اِیمانی کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِیمانِ کامل عطا فرمائے اَپنی رضا سے نوازے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء................ ✿ ✿ ✿

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۰

علمی مضامین سلسلہ نمبر ۶۴

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔(اِدارہ)

چند عملیات اَور وظائف جو ہر آدمی کو کرتے رہنا چاہیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ زمانہ پُر آشوب اَور پُرفتن ہے۔اِسی لحاظ سے مجھے خیال آیا کہ چند ایک باتیں جو اِس دَور کے لحاظ سے خاص طور پر ضروری ہیں عرض کروں اَور اِس اِعتبار سے کہ یہ مجلس قرآنِ پاک کی دَرس گاہ کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ پاک ہی کے متعلق یہ اُمور ذکر کیے جائیں لہٰذا چند ایک آیتوں اَور سورتوں کی فضیلت تحریر کر رہا ہوں :

(۱) یہ زمانہ عقائد و اَعمال میں بے راہ روی کا ہے اِس زمانہ میں اِنسان فتنوں سے بچا رہے اُس کے عقائد صحیح رہیں یہ ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑی دولت ہے اِس کے لیے روزانہ صبح کو سورۂ کہف کی اِبتدائی دس آیتیں پڑھتے رہنی چاہئیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایسا شخص دَجال کے فتنہ اَور شر سے محفوظ رہے گا،اِس سے یہ بات واضح طرح سمجھ میں آرہی ہے کہ وہ آج کے دَور کے چھوٹے چھوٹے دَجالوں کے شر سے تو اِنشاء اللہ ضرور ہی بچا رہے گا۔دسویں آیت کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی رحمت اُس کے شاملِ حال رہے گی۔

(۲) ایک مسلمان کے لیے اِس سے بڑی نعمت کیا ہوگی کہ وہ قبر میں عذاب سے بچا رہے عذابِ قبر سے بچانے کے لیے حدیثِ پاک میں روزانہ رات کو دو سورتوں کا پڑھنا آیا ہے الم تنزیل السجدہ (پارہ ۲۱) اور سُورۂ مُلك یہ دونوں یا دونوں میں سے ایک سورت پڑھتے رہنے سے اِنشاء اللہ مسلمان عذابِ قبر سے بچا رہے گا۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ خود بھی پڑھا کرتے تھے۔

اِس سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے کو برے کاموں سے بچائے رکھیں گے اَور اُسے توبہ کی توفیق ہوتی رہے گی، واللہ اعلم۔

(۳) ہم جس ایٹمی دَور سے گزر رہے ہیں اُس میں اگر عالمی جنگ چھڑ جائے تو زندہ بچ جانے والوں کو خوراک بھی نصیب نہ ہوگی، کھیتیاں تابکار ذَرّات کے اَثر سے زہر آلود ہو جائیں گی۔ کوئی حکومت کوئی عالمی تنظیم سنبھالا نہ دے سکے گی۔ ایسی حالت میں صرف خداوندِ قادر ہی رزق پہنچا سکے گا اِس لیے رات کو سورۂ واقعہ پڑھتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا [۱] کبھی اُسے فاقہ نہ آئے گا۔ یہ جملے حدیثِ پاک میں آئے ہیں۔

اِس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سورۂ واقعہ پڑھنے والا ایسی بیماری سے بھی بچا رہے گا جس میں وہ کھانے سے معذور ہو جائے اَور اِتنی بے روزگاری سے بھی کہ فاقہ کی نوبت آئے۔

یہ تینوں عمل نہایت سہل اَور کثیر المنفعت ہیں۔

آخر میں جنابِ رسالت مآب ﷺ کا تعلیم فرمودہ ایک عمل اَور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ یا ۳۴ بار پڑھ کر سو یا کیجیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے فرمائش کی تھی کہ ایک خادم دے دیا جائے۔ آقائے نامدار ﷺ نے اُن کے پاس تشریف لے جا کر اُنہیں اَور سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو یہ کلمات پڑھنے کی ہدایت فرمائی اَور اِرشاد فرمایا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ [۲] یہ پڑھتے رہنا تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ناغہ ہی نہیں کیا۔

---

[۱] مشکوۃ کتاب فضائل القرآن رقم الحدیث ۲۱۸۱ [۲] مشکوۃ کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۸۷

اِرشادِ رسالتمآب ﷺ سے کہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اِنہیں پڑھنے والا ہمیشہ اَپنا کام خود کرتے رہنے کے قابل رہے گا کیونکہ خادم سے بہتری تو اِسی میں ہے کہ وہ خادم کا محتاج ہی نہ ہو، اَپنا کام خود اَنجام دے سکے، تاحیات ہاتھ پاؤں چلتے رہیں اَور قوت بحال رہے کیونکہ یہ کلمات آپ نے تلقین ہی اِس طرح فرمائے ہیں کہ خادم مت لو یہ لے لو اِن کی برکت سے بغیر خادم کے خادم کا کام اَنجام پاتا رہے گا، واللہ اَعلم۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اَپنی رضا اَور فضل سے دُنیا اَور آخرت میں نوازتا رہے، آمین۔

حامد میاں غفرلہٗ

۱۲؍ مئی ۱۹۸۳ء

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)

مسائلِ زکوٰۃ

﴿ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ﴾

ہمارے ایک معزز دوست نے توجہ دِلائی کہ بہت سے اَصحابِ اِستطاعت لوگ زکوٰۃ کے مسائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ جیسے فریضہ کی اَدائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اَور اگر وہ مسائل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آسان زبان میں مسائل نہیں ملتے اَور مشکل زبان جس میں عربی الفاظ آتے ہوں سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اَور ایسے مضمون کو چھوڑ دیتے ہیں اِس لیے سہل زبان میں یہ کچھ مسائل دَرج کیے جارہے ہیں اگر کوئی صاحب زکوٰۃ کے اَور مسائل دَریافت کرنا چاہیں تو وہ بھی دَریافت کرلیں تاکہ یہ مجموعہ مختصر رسالہ کی صورت میں بھی طبع کرادیا جائے۔ (حامد میاں غفرلہٗ)

''جس شخص نے مال کی زکوٰۃ اَدا نہیں کی، قیامت میں اُس کا مال ایک زہریلا اَژدہا بناکر اُس کے گلے میں ڈالا جائے گا جو اُس کو کاٹتا رہے گا اَور یہ کہہ کر کاٹے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔'' (الحدیث)

سوال : زکوٰۃ کی مذہبی نوعیت کیا ہے ؟

جواب : زکوٰۃ فرض ہے، اِسلام کے بنیادی اَرکان میں شامل ہے، اِس کا منکر کافر ہے اَور اِس پر عمل نہ کرنے والا گنہگار ہے۔

سوال : کیا زکوٰۃ اَدا کرنے کے لیے نیت ضروری ہے ؟

جواب : نیت ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ اَدا نہ ہوگی۔

سوال : زکوٰۃ کی شرح کیا ہے ؟

جواب : زکوٰۃ کی شرح مالِ تجارت، سونے اَور چاندی کا چالیسواں حصہ ہے یعنی سو روپے پر

ڈھائی روپے زکوة اَدا کرنی ہوگی۔

سوال : زکوة کس سرمایہ پر اَدا کرنا ہوگی ؟

جواب : نقد، زیور (چاہے اِستعمال میں آتا ہو یا رکھ رکھا ہو) سونا چاندی اَور کاروباری سرمایہ خواہ وہ نقد ہو یا مال کی اِتنی قیمت [1] اَور مالیت ہو اَور جو مال قرض میں دیا ہوا ہو سب سرمایہ پر سال گزرنے پر زکوة اَدا کرنی ہوگی۔

سوال : نصابِ زکوة کیا ہے ؟

جواب : ساڑھے باون تولے چاندی (۳۵ء۶۱۲ گرام چاندی)، ساڑھے سات تولے سونا (۸۷ء۴۷۹ گرام سونا) اِتنی قیمت کا مالِ تجارت یا نقد موجود ہو تو زکوة دی جائے گی۔

سوال : ''صاحبِ نصاب'' سے کیا مراد ہے ؟

جواب : جن مالوں میں زکوة فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے، اُس مقررہ مقدار کو ''نصاب'' کہتے ہیں اَور اِتنی مقدار جس کے پاس ہو اُسے ''صاحبِ نصاب'' کہتے ہیں۔

سوال : کیا جائیداد و عمارات پر زکوة ہوگی ؟

جواب : جائیداد اَور عمارتوں پر خواہ رہائشی ہوں یا کرایہ پر دی ہوئی ہوں اُن پر زکوة نہیں جو اُن سے آمدنی ہوگی [2] وہ سال کے ختم پر دیکھی جائے گی اَور اُس پر حساب لگا کر زکوة دی جائے گی۔

---

[1] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوة صرف تجارتی مال سے حاصل شُدہ رقم پر ہوتی ہے جو نقد کی صورت میں موجود ہو، تجارتی مال پر نہیں ہوتی، یہ خیال بالکل غلط ہے زکوة تجارتی مال اَور اُس سے کمائی ہوئی رقم دونوں پر ہوتی ہے کتبِ فقہ میں اِس کی تصریح موجود ہے۔ [2] یعنی جو عمارتیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں اُن سے حاصل شُدہ کرایہ اَگر اِتنی مقدار میں ہے کہ وہ تنہا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جاتا ہے تو اُس پر سال کے بعد زکوة دینی ہوگی اَور اگر تنہا کرایہ تو اِتنا نہیں ہے لیکن کرایہ سے حاصل شدہ رقم اَور دُوسری اَشیاء (سونا چاندی، مالِ تجارت، کیش رقم) مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جاتی ہیں تو پھر سب کو مِلا کر حساب کرکے زکوة دینی ہوگی۔

سوال : زکوة سے اَور کس قسم کی کیا کیا چیزیں مستثنیٰ ہیں ؟

جواب : جائیداد کے علاوہ مشینری کے اَوزار، فرنیچر، برتن، کپڑے خواہ وہ کسی تعداد میں ہوں زکوة سے مستثنیٰ ہیں۔

سوال : زکوة کس کس کو دی جاسکتی ہے ؟

جواب : یہ سوال بڑا مفید ہے، اِس کا جواب سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کہ زکوة اُس کو دی جائے گی (جو نصابِ زکوة کا مالک نہ ہو، اَور) جس کے پاس اِستعمالی ضرورت سے زیادہ سامان بھی نہ ہو۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس گھر میں قیمتی فالتو سامان پڑا ہو مثلاً تانبے کے برتن اَور قالین وغیرہ جو وہ اِستعمال میں نہیں لاتا (یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، ٹیلیویژن اَور زائد اَز ضرورت فرنیچر وغیرہ) تو اُس سامان کی قیمت کا اَندازہ کیا جائے گا، اگر اُس سامان کی قیمت بقدرِ نصاب بن جاتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر تو یہ شخص زکوة لینے کا مستحق نہیں ہوگا۔ اگر اپنے آپ کو غریب کہہ کر زکوة لے گا تو سخت گنہگار رہوگا۔ ایسا شخص نہ زکوة لے سکتا ہے نہ صدقہ فطر، بلکہ ایسے آدمی پر تو خود صدقہ فطر دینا واجب ہوتا ہے اَور قربانی بھی۔

اَور یہ بھی سمجھ لیجیے کہ زکوة اپنی اُصول یعنی ماں باپ یا اُن کے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو نہیں دی جاسکتی۔ ایسے ہی فروع یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو بھی نہیں دی جاسکتی۔ شوہر بیوی کو اَور بیوی شوہر کو نہیں دے سکتی۔

سیّدوں کو وہ حسنی ہوں یا حسینی اَور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دُوسری اَولاد کو جنہیں علوی کہتے ہیں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی اَولاد کو بھی جو جعفری کہلاتے ہیں اَور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی اَولاد کو بھی جو عباسی کہلاتے ہیں اَور اگر کوئی حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی اَولاد میں ہوں تو اُنہیں بھی، غرض اِن سب خاندانوں کو زکوة دینی اَور اِنہیں لینی منع ہے۔

سوال : مدارسِ اِسلامیہ میں زکوة کا مال دینا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب : ہاں طالب علموں کو زکوة کا مال دینا جائز ہے اَور مدارس کے مہتموں کو اِس کے لیے

کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال : کیا غیر مسلم کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ؟

جواب : نہیں۔

سوال : زکوٰۃ کی رقم فوری اَدا کرنی چاہیے یا مناسب موقع کے اِنتظار میں یہ رقم روکی بھی جاسکتی ہے ؟

جواب : دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن جلدی دینا اَفضل ہے۔

سوال : بعض لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ نقد رقم نہ رکھو ورنہ زکوٰۃ دینی ہوگی، اِس لیے جائیداد خریدلو، ایسے لوگوں کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے ؟

جواب : ایسا کرنا مناسب نہیں، ایسا کرنے سے غریبوں کا حق مارا جاتا ہے۔

سوال : کاروباری اِداروں کو سرمایہ کی زکوٰۃ کس طرح اَدا کرنی چاہیے ؟

جواب : مثال کے طور پر یہ خاکہ ملاحظہ فرمائیں :

بلڈنگ فرنیچر کھاتہ	30,000	مستثنٰی ہے
مشینری کھاتہ	40,000	مستثنٰی ہے
بینک کھاتہ	20,000	
اُدھار کھاتہ	65,000	
اِسٹاک کھاتہ	40,000	
نقد باقی	5,000	
کُل سرمایہ کھاتہ مالک فرم	2,00,000	
زکوٰۃ سے مستثنٰی	70,000	
بقایا رقم جس پر زکوۃ اَدا کرنی ہے	1,30,000	

جو مال بغرضِ تجارت خرید وفروخت میں نہ آئے وہ مستثنٰی ہے، جیسے سامان رکھنے کے برتن

دُکان میں اِستعمال ہونے والا فرنیچر (یا اَوزار، اَور مشینری) وغیرہ۔

سوال : مویشی یعنی بھیڑ بکری کا کاروبار کرنے والا، مویشیوں کی قیمت لگا کر اُس قیمت پر زکوة اَدا کرے گا یا مویشیوں کی تعداد کے مطابق ؟

جواب : جو جانور تجارت کے لیے ہوں اُن کی موجودہ قیمت لگا کر زکوة دی جائے گی۔

سوال : سواری کے لیے گھوڑا گاڑی یا موٹر ہو تو اُن پر زکوة ہوگی یا نہیں ؟

جواب : نہیں۔

سوال : ایک شخص کے پاس دس ہزار روپے تھے، اُن پر سال گزر گیا، وہ زکوة کا اِرادہ ہی کر رہا تھا کہ سارے روپے چوری ہو گئے، کیا اِس صورت میں اُس پر زکوة فرض ہے یا معاف ہو گئی ؟

جواب : سارا مال چوری ہو جانے یا سارے کا سارا مال خیرات کرنے سے زکوة معاف ہو جاتی ہے۔

سوال : زکوة کا مال مستحق کو خود دینا ضروری ہے یا کسی اَور کے ذریعہ بھی دیا جا سکتا ہے ؟

جواب : خود بھی دے سکتا ہے اَور کسی دُوسرے شخص کے ذریعہ بھی۔

سوال : ایک مالدار مسافر کا سارا مال ضائع ہو گیا گھر میں اگرچہ اُس کا بہت مال موجود ہے لیکن اِس وقت اُس کے پاس کچھ نہیں رہا تو کیا اُسے زکوة دی جا سکتی ہے ؟

جواب : جی ہاں، ایسے مسافر کو جو حالتِ سفر میں محتاج ہو گیا ہو زکوة دی جا سکتی ہے چاہے اُس کے گھر میں اُس کے لاکھوں روپے ہی کیوں نہ ہوں۔

سوال : زکوة کی رقم سے مسجد بنانا یا مُردے کا قرض اَدا کرنا یا مُردے کا کفن وغیرہ تیار کرنا کیسا ہے ؟

جواب : اِن صورتوں میں زکوة اَدا نہیں ہوگی کیونکہ زکوة کی اَدائیگی اُس وقت ہوگی کہ جب کوئی محتاج اُسے لے (زکوة کی اَدائیگی کے لیے شرط ہے کہ جسے زکوة دی جائے اُسے زکوة کا مالک بنا دیا جائے)۔

سوال : ایک شخص نے کسی کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سیّد ہے، تو کیا وہ شخص دوبارہ زکوٰۃ دے یا زکوٰۃ اَدا ہوگئی ؟

جواب : اگر دینے والے نے مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی ہے تو زکوٰۃ اَدا ہوگئی۔

اِسی طرح اُس شخص کی بھی زکوٰۃ اَدا ہو جاتی ہے جس نے تاریکی میں اپنی ماں یا دُوسرے ایسے رشتہ دار کو جسے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، زکوٰۃ دے دی اَور بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایسا رشتہ دار ہے جو اُس کی زکوٰۃ کا مستحق نہیں۔

اَور اگر کسی نے کسی کو زکوٰۃ دی اَور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو زکوٰۃ اَدا نہیں ہوئی پھر اَدا کرنی ہوگی۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مذکورہ بالا صورتوں میں مالدار، سیّد اَور رشتہ دار کو یہ معلوم ہوگیا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم تھی تو واپس کر دیں۔

سوال : ایک شخص سال کے اَوّل اَور آخر میں مالکِ نصاب تھا مثلاً اُس کے پاس اِتنے روپے تھے جو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بنیں لیکن دَرمیان سال میں کچھ پیسے خرچ ہوگئے اَور کچھ دِنوں وہ مالکِ نصاب نہیں رہا تو کیا اُس پر زکوٰۃ ہوگی ؟

جواب : جو شخص سال کے اَوّل اَور آخر میں نصاب کا مالک ہو اُس پر زکوٰۃ ہوگی چاہے سال کے دَرمیان میں مال نصاب سے کم ہوگیا ہو، ہاں اگر سال کے دَرمیان میں اُس کا سارے کا سارا مال ضائع ہوگیا اَور سال کے آخر میں پھر کہیں سے مل گیا تو اَب گزشتہ سال کی زکوٰۃ اُس پر نہیں ہے بلکہ جب سے دوبارہ مال آنا شروع ہوا ہے اُس وقت سے اُس کا مالی سال شروع ہوگا۔

سوال : اگر مال سال گزرنے سے چند ہی روز پہلے جاتا رہا تو زکوٰۃ ہوگی یا نہیں ؟

جواب : نہیں۔

سوال : ایک شخص کے پاس تین ہزار روپے موجود ہیں (گویا وہ صاحبِ نصاب ہے) لیکن یہ اِتنے ہی روپوؤں کا قرض دار بھی ہے تو کیا اُس پر زکوٰۃ ہوگی ؟

جواب : اُس پر زکوة نہیں ہوگی ۔

سوال : ایک تاجر کے پاس اِبتداءِ سال میں تین ہزار روپے تھے جن سے اُس نے تجارت شروع کی ، سال کے آخر میں اُس کے پاس پانچ ہزار روپے جمع ہو گئے تو کیا اِس تاجر کو صرف تین ہزار روپے کی زکوة اَدا کرنی ہوگی یا پانچ ہزار کی ؟

جواب : اِسے پانچ ہزار روپے کی زکوة دینی ہوگی ۔

سوال : اگر کسی نے سال گزرنے سے پہلے ہی اپنی زکوة اَدا کردی تو کیا اَدا ہو جائے گی ؟

جواب : اَدا ہو جائے گی ۔

سوال : جس کو زکوة دی جائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکوة ہے ضروری ہے یا نہیں ؟

جواب : یہ ضروری نہیں بلکہ اگر اِنعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دے دو جب بھی زکوة اَدا ہو جائے گی ۔

سوال : زرعی زمین یا باغ سے پیداوار پر عُشر ہے ۔ عُشر کے کیا معنٰی ہیں اَور اِس کی اَدائیگی کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب : عُشر کے معنٰی ہیں دسواں ۔ پیداوار پر جو زکوة ہوتی ہے اُس کے قاعدے اَلگ ہیں اَور نام بھی اَلگ ہیں ۔ اگر زمین بارانی ہے یا نہر سے پانی دیا جاتا ہے تو اُس میں عُشر یعنی دسواں حصّہ خدا کے نام پر مصارفِ زکوة میں دیا جائے گا اَور ایسی زمین عُشری کہلائے گی اور اگر رَہٹ وغیرہ سے آبپاشی ہوتی ہے تو اُس میں بیسواں حصّہ نکالا جائے گا ۔

صدقۂ فطر

صدقہ فطر ہر اُس مسلمان پر واجب ہے جس پر زکوة فرض ہے یا زکوة تو فرض نہیں لیکن نصاب کے برابر قیمت کا اَور کوئی مال اُس کی حاجاتِ اَصلیہ سے زائد اُس کے پاس ہے چاہے اُس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں ۔

صدقہ فطر نابالغ اَولاد کی طرف سے بھی دیا جائے گا۔ اگر نابالغ اَولاد خود مالدار ہو تو باپ کے ذمہ نہیں بلکہ اُن ہی کے مال میں سے باپ اُن کی طرف سے صدقہ اَدا کردے۔

یہ صدقہ عید کے دِن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہوجاتا ہے، اگر کسی نے عید سے پہلے رمضان میں صدقہ دے دیا تو بھی اَدا ہوجائے گا۔

صدقہ فطر فی کس پونے دوسیر (اِحتیاطاً پورے دوسیر) گیہوں یا اِتنے گیہوں کی قیمت دی جائے۔[1]

صدقہ فطر اُن لوگوں کو دیا جائے جنہیں زکٰوۃ دی جاتی ہے، جنہیں زکٰوۃ نہیں دی جاسکتی اُنہیں صدقہ بھی نہیں دیا جاسکتا۔

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ اَنوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اَنوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی اِدارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اَور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اِس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اِس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اَپنا چندہ بھی اِرسال فرمادیں اَور دیگر اَحباب کو بھی اِس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اِس سے اِدارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (اِدارہ)

---

[1] اِس سال فطرانہ فی کس 70 روپے کے حساب سے دیا جائے۔

رمضان المبارک کی فضیلت اَور تاریخی واقعات

﴿ حضرت مولانا قاری شریف اَحمد صاحب، کراچی ﴾

یہ بات کم و بیش ہر مسلمان جانتا ہے کہ اِسلام کی بنیادی باتیں پانچ ہیں جن کو ''اَرکانِ اِسلام'' کہا جاتا ہے۔ اِن اَرکان میں ایک اہم رُکن ماہِ رمضان کے پورے مہینہ کے روزے ہیں۔

روزوں کی فضیلت تو اپنی جگہ روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانا علیحدہ اَور مستقل عبادت۔ حدیث شریف میں سحری کھانے والوں کو بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اَور اُس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی، ترغیب)۔ اِسی طرح حدیث میں ہے کہ روزہ دار کے لیے دو موقعے خوشی کے ہیں، ایک افطار کے وقت (دُنیا میں) دُوسرے اللہ سے ملاقات کے وقت (آخرت میں)۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کی افطار کے وقت دُعا قبول فرماتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ روزہ صرف ایک عبادت نہیں بلکہ کئی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔

ماہِ رمضان کی فضیلت و عظمت :

☆ ماہِ رمضان کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا مہینہ فرمایا ہے اِس مہینہ کی فضیلت و عظمت کا اَندازہ اِس سے کیا جا سکتا ہے کہ قرآنِ پاک اَور اَکثر آسمانی کتابیں اِسی بابرکت اَور مقدس مہینے میں نازل ہوئیں۔

☆ ماہِ رمضان کی پہلی یا تیسری تاریخ کو سیدنا اِبراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے جو تعداد میں دس تھے۔ صحف ِ اِبراہیمی سے سات سو سال بعد رمضان کی چھ تاریخ کو سیّدنا موسیٰ علیہ السلام پر ''توراۃ'' نازل ہوئی۔ توراۃ سے پانچ سو سال بعد تیرہ یا اَٹھارہ رمضان کو سیّدنا داؤد علیہ السلام پر ''زبور'' نازل ہوئی۔ زبور سے بارہ سو سال بعد رمضان کی اَٹھارہ تاریخ کو سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ''اِنجیل'' نازل ہوئی۔

نزولِ قرآن :

اِنجیل سے پورے چھ سوبیس سال بعد ۱۷؍رمضان المبارک مطابق ۶ ؍اگست ۶۱۰ء بروز پیر سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر قرآنِ مجید فرقان حمید نازل ہونا شروع ہوا اَور تیئس سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ چنانچہ اِرشادِ رب العالمین ہے۔

''رمضان کے مہینہ میں قرآنِ مجید کا نزول شروع ہوا وہ (قرآن) اِنسانوں کے لیے رہنما ہے اَور ہدایت کی روشن دلیلیں رکھتا ہے۔'' (پارہ نمبر۲ رکوع ۷)

ماہِ رمضان نزولِ قرآن کی زندۂ جاوید یادگار ہے۔

ایک حدیث میں ہے روزہ اَور قرآن قیامت کے دن اللہ کے حضور میں شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے پروردگار ! میں نے اِسے دِن میں کھانے پینے سے اَور خواہشاتِ نفسانی سے روکا تھا لہٰذا اِس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِسی طرح قرآن کہے گا میں نے اِسے رات میں (زیادہ) سونے سے روکا تھا لہٰذا اِس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اِس کے بعد حضور سرورِ عالم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا : اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔

ہماری دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ماہ رمضان کا اِحترام اَور روزہ رکھنے کی توفیق اَور قرآنِ کریم کی تلاوت کا شوق عطا فرمائے، آمین۔

غور کریں تو رمضان المبارک میں دو عبادتیں اہم ہیں، دِن کا روزہ اَور رات کی تراویح۔ اَور تراویح میں قرآنِ کریم کی تلاوت ایسی عبادت ہے کہ سال کے گیارہ مہینوں میں نہیں ہوتی جو قرآنِ کریم کی حفاظت کا بے مثال عمل ہے اَور اللہ تعالیٰ کے قرآن کی حفاظت کے ذمہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

جنگِ بدر :

اِسی مقدس و بابرکت مہینہ میں رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو کفر و اِسلام کا پہلا معرکہ اَور حق و باطل کی فیصلہ کن لڑائی (جنگِ بدر) ہوئی اَور پہلے ہی معرکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زبردست فتح و نصرت عطا فرمائی، مشرکین مکہ کے ستر بڑے بڑے سرغنے ہمیشہ کے لیے موت کی نیند

سلادیے گئے اَور ستر قید کر لیے گئے۔

فتح مکہ :

اِسی مہینہ (رمضان المبارک) کی ۲۰ تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کے دستِ مبارک پر مکہ معظّمہ فتح کرایا۔ اُس وقت آپ کے ساتھ دس ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجمع تھا اِس لیے مسلمانوں کو اِس مہینہ کے فیوض و برکات سے بہرہ مند ہونے کا حکم دیا گیا اَور فرمایا گیا :

''جو شخص تم میں سے اِس مہینے (رمضان) کو پائے تو اُس کو چاہیے اِس ماہ کے روزے رکھے۔'' (پارہ ۲ رکوع ۷)

اِسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اَور اِس میں تنگی نہیں اِس لیے اِسی رکوع میں آگے فرمایا گیا :

''اَور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اُس کو چاہیے (رمضان کے بعد) دُوسرے دِنوں میں (چھوٹے ہوئے روزوں کی) گنتی پوری کرے اللہ تعالیٰ کو ہمارے لیے آسانی منظور ہے اَور تمہارے لیے دُشواری منظور نہیں۔'' (پارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۷)

روزے کے فائدے :

روزہ میں جسمانی اَور رُوحانی دونوں فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں تین فائدے اَور مقصد بیان فرمائے ہیں (۱) تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ (۲) تاکہ تم شکر اَدا کیا کرو (۳) تاکہ روزے دار نیک راستہ پر لگ جائیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔ روزہ تریاق ہے جو نفسانی خواہشات کو دُور کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے چنانچہ

(۱) روزہ دار کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نفسانی خواہشیں کمزور اور سُست پڑ جاتی ہیں۔

(۲) روزہ دار روزہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔

(۳) روزہ دار کو عبادت میں لطف آتا ہے اَور طبیعت لگتی ہے۔

(۴) روزہ دار کو گناہوں سے بے رغبتی ہونے لگتی ہے، کیونکہ پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے گناہوں کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے، نیکیوں کی طاقت اُبھر آتی ہے۔ اِنسان کا جب پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے تو گناہوں کی طرف رغبت ہوتی ہے اَور بہت سی ایسی باتیں ہوجاتی ہیں جو دین و دُنیا کی ذلت و رُسوائی کا سبب ہوتی ہیں۔

روزہ کی حالت میں مسکینوں پر رحم آتا ہے۔ بھوکے آدمی کو دیکھ کر دِل میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

جسمانی بیماریوں کے لیے بھی روزہ بہت مفید ہے خصوصاً بلغمی بیماریوں کے مریض کے لیے۔

خلاصہ یہ کہ روزہ کی مثال تریاق اَور دوا کی طرح ہے جس کے اِستعمال سے رُوحانی اَور جسمانی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

روزہ دار پر اِنعاماتِ خداوندی :

جناب رسول اللہ ﷺ نے اَحادیث میں روزے داروں پر اِنعاماتِ خداوندی کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ چند حدیثوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے :

(۱) ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اَور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (اِبن ماجہ)

(۲) روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے اَور اُس کا خاموش رہنا تسبیح (پڑھتے رہنے) کے برابر ہے، روزہ دار کی دُعا قبول ہوجاتی ہے، گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

(۳) جنت کے ایک دروازے کا نام ''رَیّان'' ہے، قیامت کے دِن اِس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ روزے داروں کو آواز دی جائے گی کہ روزے دار کہاں ہیں؟ اِس کے بعد وہ اُٹھیں گے اَور ''ریّان'' سے جنت میں داخل ہوجائیں گے پھر دروازہ بند کردیا جائے گا اَور کوئی اِس دروازہ سے داخل نہ ہوگا۔

(۴) جناب رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ آدمی کا ہر عمل اُسی کا ہے مگر روزہ وہ میرا ہے اَور میں ہی اُس کا بدلہ دُوں گا، میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا۔

مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ کا حساب لیں گے، اُس کے ذمہ لوگوں کے جتنے حقوق ہوں گے وہ اُس کے اعمال سے اَدا کیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اُس کے پاس روزہ کے سوا اَور کوئی عمل باقی نہ رہے گا تو حق دار روزے کو بھی چھیننا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ باقی سارے حقوق کی اَدائیگی اپنے ذمہ لے لیں گے اَور روزہ کسی حقدار کو نہیں دیا جائے گا اَور روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔

یہ چند حدیثیں روزے داروں پر اِنعاماتِ خداوندی کے سلسلہ میں بیان کی گئیں۔ ایسے اِنعامات کو پڑھ کر بھی روزہ رکھنے سے جی چرانا بدقسمتی اَور محرومی ہے۔

روزہ نہ رکھنے پر وعید :

اَب چند حدیثیں روزہ نہ رکھنے کی وعید کے سلسلہ میں بھی پڑھ لیجئے :

(۱) حضرت اَبواُمامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں اَور اُن کے جبڑے چرے ہوئے ہیں اَور اُن سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے دَریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں ؟ تو آپ ﷺ کو بتلایا گیا یہ ''روزہ خور'' ہیں۔

(۲) ایک مرتبہ حضور سرورِ عالم ﷺ ممبر شریف پر چڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو بلند آواز سے آمین کہا پھر دُوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو بلند آواز سے آمین کہا پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے وقت آمین کہا۔

صحابہ کرامؓ نے خلافِ معمول بلند آواز سے آمین کہنے کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اِس وقت میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تو اُنہوں نے کہا : ''برباد اَور ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اُس نے اپنی مغفرت کا سامان نہ کیا (یعنی روزے نہ رکھے)''۔

دُوسری مرتبہ آمین اِس لیے کہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بددُعا کی کہ ''وہ شخص ہلاک و برباد ہو جس کے سامنے آپ ﷺ کا نامِ نامی آئے اَور دُرود نہ بھیجے''۔

تیسری مرتبہ آمین کہنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اُس شخص کے لیے بددُعا فرمائی کہ ''جس شخص کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے پھر بھی اُنہوں نے اِس کو جنت میں داخل نہ کرایا''۔

آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کی بددُعا پر تینوں مرتبہ آمین کہا۔غور کریں بددُعا کرنے والا جبرئیل علیہ السلام جیسا مقرب فرشتہ ہواَور آمین خدا کی ایسی مقرب اَور برگزیدہ ہستی کی ہوتو ایسے شخص کی تباہی اَور بربادی میں کچھ شبہ ہوسکتا ہے ؟ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ماہِ رمضان کے اِحترام اَور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۞ ۞ ۞

شبِ قدر کی دُعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو (اُس رات) میں کیا دُعا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا (دُعا میں) یوں کہنا :

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے

لہٰذا مجھے معاف فرمادے

رمضان المبارک .... نیکیوں کا موسم

﴿ حضرت مولانا مفتی جمیل اَحمد صاحب تھانویؒ ﴾

ہر کاروباری شخص کو سیزن کی تلاش رہتی ہے، پہلے سے اُس کی تیاری، ضروریات کی فراہمی، لوازمات کی حصولی اَور تمام اَسباب و ذرائع کی سعی میں کوئی کمی اُٹھا نہیں رکھی جاتی ہے۔ سردی کی کار آمد اَشیاء اَور لباسات کے لیے ہر کاروباری پورے سال سے کوشش کرتا رہتا ہے۔ گرمی کے شربتوں مفرحات وضروریات اَور اِسی طرح برسات کے لوازمات میں بھی بہت پہلے سے اہتمامات کیے جاتے ہیں۔ کوئی نمائش میلہ اَور اِجتماع ہو تو جگہیں اَور سامان حاصل کرنے کی دِن رات دُھن رہتی ہے۔ کارخانوں کو سیزن کے وقت کے لیے عرصہ پہلے سے تمام ضروریات فراہم کرنی اَور وقت پر دِن رات ایک کر کے کام میں لگنا ہوتا ہے۔ زراعت کے پیشہ اَصحاب کو بھی ہر موسم کے موافق اَور وقت وقت کے مطابق زمین کی تیاری، بیج کی فراہمی، آبپاشی کے اِنتظامات دِن رات لگ کر کرنے ہوتے ہیں۔ ملازمین کو بھی خاص خاص اَیام میں دِن رات سر توڑ کوششیں کرنی ہوتی ہیں۔ غرض کوئی اِنسان ایسا نہیں ہے کہ اپنے کام کے سیزن میں ذرا بھی غفلت اَور کوتاہی کرنا چاہتا ہو اَور اگر کوئی غفلت یا کام میں کوتاہی کر گیا تو سارے سال سر پکڑ کر رونا پڑتا ہے۔ ہر قوم کا تہوار بھی اُس کے قومی کام کا سیزن ہے جس کی ہر طرح کی تیاری میں سب منہمک رہتے ہیں اَور غفلت والا محروم قرار پاتا ہے۔

سیزن ایسی چیز ہے کہ راحت و آرام بلکہ خورد و نوش خواب و راحت اَور تمام شوق و تفریح کو چند روز کے لیے بالائے طاق کر دیتا ہے تب کامیابی ترقی خوشحالی فارغ البالی کے خوابوں کی تعبیریں سامنے آتی ہیں اَور ذرا سی کوتاہی پر محرومی ہو جاتی ہے۔

شاید آپ نے بھی سنا ہو کہ بعض حضرات اپنے سیزن میں اِس قدر کامیابی حاصل کر لیتے ہیں کہ سارے سال بھی کبھی اِس قدر کامیابیوں کا تصور نہیں ہو سکتا تھا یہ صرف اُن کی ہوشیاری، وقت شناسی،

جوان ہمت اَور تندہی کا نتیجہ ہوتا ہے اَور دیدۂ عبرت کے لیے سرمۂ جلاء البصر ہے۔

ہر شخص کو سیزن کا نفع بخشی سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا ہی کامیابی کا راز اَور غفلت و کوتاہی پریشان کن محرومی کا ذریعہ ہے۔

مسلمان کا اِمتیاز :

مسلمان یک چشم نہیں ہے کہ اُس کو صرف ایک عالَم اَور اُسی کی کامیابی نظر آ سکتی ہو اُسی کی فکر اُس کی کامیابی و ناکامی کا سرچشمہ ہو۔ وہ دو آنکھیں رکھتا ہے اَور ساتوں آسمانوں کو چیر کر اُوپر جانے والی نظر رکھتا ہے بلکہ وہی عالَم اُس کا منتہائے نظر ہے۔ یہ عالَم تو ایک ایکسیڈنٹ ایک ٹھوکر کھانے ایک ہچکی اَور ہارٹ فیل پر ختم ہو جاتا ہے لیکن وہ عالَم وہ ہے جس کی ناکامی اِنتہائی سخت اَور بہت دیرپا تکلیفوں اَور پریشانیوں کا سبب اَور کامیابی ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہے۔ صحیح نظر اِس سے نیچے نہیں رہ سکتی۔

اِس کے لیے بھی ایک سیزن ہے بلکہ سیزن دَر سیزن ہے۔ عقل و ہوش کا کام یہ ہے کہ وہ بہت پہلے سے اِس کے لیے تمام ذرائع و اَسباب اَور تمام ضروریات فراہم کرے، ہوشیاری اَور وقت شناسی کے ساتھ تندہی سے کام کرے ورنہ عقل درست ہے تو تمام سال سر پکڑ کے رونا پڑے گا اَور اگر اِحساس ہی باطل ہو جائے تو لاعلاج مرض ہے۔

اِنسانیت کا معیار :

اِنسان فرشتوں اَور جانوروں کے دَرمیان ایک مخلوق ہے نہ بالکل فرشتوں کی طرح کہ اِس میں معصیت کا مادّہ ہی نہ ہو اَور عبادت اُس کی سرشت ہو کہ بے اِختیار برابر صادِر ہوتی رہے اَور نہ بالکل جانور کہ اِس پر کوئی قدغن نہ ہو، تمام قوائے ظاہری و باطنی بے مہار ہوں بلکہ یہ خیر و شر دونوں کا مجموعہ ہے اِس کی زندگی ایک اِمتحان گاہ ہے کہ خیر و شر دونوں اِختیاری ہیں۔ اَب اِمتحان ہے کہ اپنے اِختیار و قدرت سے عبادتوں میں منہمک رہتا اَور معصیت سے بچ بچ کر کام کرتا ہے یا نہیں۔

اِسی اِمتحان میں فیل پاس ہونا اُس کی زندگی کا مقصد ہے، یہی نہیں اِس سے بھی اُونچا ایک

درجہ دیا گیا ہے کہ اِمتحان بھی سخت ترین ہے، بدی کے دو پہلوان اِس پر مسلّط ہیں (ایک اَندر کا نفس ایک باہر کا شیطان) اِن دونوں کو زیر کر کے نیکی وعبادت کرنا اَور بدیوں سے بچ نکلنا اُس کا فریضہ ہے گویا اُس کی زندگی ہر آن ایک ''میدانِ جنگ'' ہے اَور ہر وقت فتح وشکست اُس کے لیے مقرر ہے اگر فتح مند ہے تو فرشتوں سے بھی اَفضل اَور اگر شکست خوردہ ہے تو اِبلیس سے بھی بدتر ہے۔

دینی سیزن :

زندگی کا ہر لمحہ اِس معرکہ کی فتح وشکست کا میدان ہے۔ اِس فتح وشکست کا سخت ترین موقع اَور اِس کی کامیابی کا ایک بڑا سیزن ہے جس کا نام ہے ''رمضان المبارک''۔

اِمتحان کے دو شعبے ہیں : کچھ ایسی چیزوں سے جن کی رغبت وشوق طبیعت میں ہو، رَوکنا اَور کچھ کام جو طبیعت پر شاق ہوتے ہوں اُن کے اَنجام دینے کا حکم۔ پھر جن سے روکا جاتا ہے اُن سے روکنے کے اَحکام ''نَوَاھِیْ'' اَور جن کے کرنے کو کہا جاتا ہے اُن کے کہنے کو '' اَوَامِرْ'' کہتے ہیں۔ نواہی سے رُکنا اَور اَوامر کی تعمیل اُس کا فریضہ ہے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ (حلال بھی ظاہر ہے اَور حرام بھی ظاہر ہے) قرآن وحدیث نے کھول کھول کر بیان کررکھا ہے یہی ہر وقت کا اِمتحان ہے، اِسی پر پاس فیل، کامیابی وناکامی کا مدار ہے۔

لیکن ایک ایسا مبارک زمانہ بھی عطا فرمایا گیا ہے جس میں یہ اِمتحان اَور سخت اَور اِس کی کامیابی بہت ہی بلند دَرجہ رکھتی ہے۔ اِس میں سب سے زیادہ مرغوب ومحبوب چیزیں جو ہمیشہ سے پاک وصاف حلال اَور طیب تھیں کچھ وقت کے لیے حرام قرار دی گئی ہیں۔ وہ مرغوب ومحبوب چیزیں کہ اِنسان کا اُن سے رُکنا عادت کے موافق محال نہیں تو دُشوار بہت ہے۔ ہر کھانے کی چیز اَور ہر پینے کی چیز اَور میاں بیوی کا خاص میل اَور جتنی چیزیں پہلے سے حرام یا مکروہ تھیں برابر حرام ومکروہ ہیں، مزید یہ حلال بھی چند گھنٹوں کے لیے حرام قرار دی گئی ہیں۔ اِن ہی تین چیزوں (کھانا، پینا اَور میاں بیوی کا میل) کے بغیر اِنسان بے چین ہوتا ہے اَور زندگی کی حلاوت ختم محسوس کرتا ہے اِس لیے یہ اِمتحان سخت ترین

اِمتحان ہے۔ دیکھنا ہے کون پاس ہوتا ہے اَور کون فیل، کون کامیاب ہوتا ہے اَور کون ناکام ؟

''روزہ'' صرف اِسی کا نام ہے مگر نیت کے ساتھ یعنی صرف خدا تعالیٰ کی تعمیل اِرشاد میں اِن تین چیزوں سے رُکنا، نہ کہ مجبوری یا بیماری یا مشغولی یا بے اِلتفاتی میں، پھر اِس پر بے نہایت ثواب نے اِس کو دین کا سیزن بنا دیا ہے۔

(۱) ہر نیکی کا دَس گنا تا سات سو گنا اَجر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف میرے ہی لیے ہے میں ہی اِس کی جزا دُوں گا۔ میری ہی وجہ سے اپنی خوہشات اَور کھانے کو ترک کیا ہے۔ یعنی بغیر فرشتوں کے واسطے کے بے اِنتہاء براہِ راست خود اَور اپنی شان کے موافق جزا عطا فرمائیں گے۔

(۲) روزہ دار کے لیے دو بار خوشی ہے اِفطار کے وقت اَور اپنے پروردگار سے ملنے کے وقت (صحاح ستہ) کہ اِس امتحان میں کامیاب ہو گیا۔ روزانہ اِفطار کے وقت اَور آخر میں عید کی خوشی اَور قیامت میں بے اِنتہاء اَجر کی خوشی۔

(۳) روزہ دار کے منہ کی بو (جو معدہ خالی ہونے سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔ (صحاح ستہ)

(۴) روزہ ایک ڈھال ہے جب تک یہ اِس کو شَق نہ کرے (نسائی) یعنی تمام گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ فرمایا جھوٹ اَور غیبت سے شق نہ کرے۔ (طبرانی) روزہ دوزخ سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے۔ (احمد و بیہقی)

(۵) روزہ کی مثل کوئی چیز نہیں (نسائی) جس نے بغیر کسی مرض یا عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھا سارے زمانہ کے روزے بھی قضا نہ بن سکیں گے۔ (مسند اَحمد، ترمذی، اَبوداوء، اِبن ماجہ)

(۶) جو رمضان کے روزے اِیمان کے لیے اَور خدا تعالیٰ کے خوشنودی کے لیے رکھے گا اُس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (بخاری)

(۷) حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت کو سال سے سال تک رمضان کے لیے مزین کیا جاتا ہے جب رمضان آتا ہے تو جنت دُعا کرتی ہے کہ اے اللہ ! اِس مہینہ میں اپنے بندوں میں سے مجھ میں

سکونت کرنے والے بتا دیجیے، حوریں دُعائیں کرتی ہیں کہ اِس ماہ میں اپنے بندوں میں ہمارے لیے وہ شوہر مقرر فرما دیجیے جس نے خود کو رمضان کے مہینے میں روک رکھا ہو، کوئی نشہ کی چیز نہ پی ہو، کسی مسلمان پر بہتان نہ لگایا ہو، کوئی گناہ نہ کیا ہو، اللہ تعالیٰ ہر رات سو حوروں سے اُس کا رشتہ جوڑ دیتے ہیں اَور اُس کے لیے جنت میں ایک محل سونا چاندی یاقوت وزَبرجد سے اِتنا عظیم الشان تیار کر دیتے ہیں کہ اگر ساری دُنیا کو اُس میں جمع کر دیا جائے تو صرف اِتنی جگہ دُنیا میں بکریوں کا تھان۔

اَور جو کوئی نشہ کی چیز پی لے گا یا کسی مسلمان پر تہمت لگا دے گا یا کوئی گناہ کرلے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے سال بھر کے عمل ضائع کر دے گا، تم رمضان کے مہینے سے ڈرتے رہو کہ وہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اِس بات سے کہ اُس میں کوئی کوتاہی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے گیارہ مہینے مقرر کر دیے جن میں نعمتیں کھاتے اَور لذتیں لیتے رہتے ہو اَور اپنے لیے ایک رمضان کا مہینہ مقرر کیا ہے تو اِس میں ہر بات سے بچتے رہو۔ (طبرانی)

(۸) حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک دِن ممبر کی طرف چلے ایک سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دُوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر تیسری پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب ممبر سے نیچے تشریف لے آئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم نے آج آپ سے ایک کلام سنا ہے۔ فرمایا کیا تم نے اُس کو سن لیا عرض کیا جی ہاں فرمایا جب میں ایک سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیل سامنے آئے اَور کہا ہلاک ہو جائے وہ کہ جس نے ماں باپ (دونوں) یا ایک کو بڑھاپے میں پایا اَور جنت میں داخل نہ ہوا، میں نے کہا آمین (پھر) بولے ہلاک ہو جائے وہ کہ آپ کا ذکر اُس کے پاس ہو اَور وہ درُود نہ پڑھے، میں نے کہا آمین (پھر) بولے ہلاک ہو جائے وہ کہ جس نے رمضان پایا اَور اُس کی بخشش نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ (طبرانی)

(۹) ہر شے کے لیے زکوۃ ہے، جسم کی زکوۃ روزہ ہے اَور روزہ نصف صبر ہے۔ (اِبن ماجہ)

ہر اِفطار پر بہت لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں (مسند اَحمد) اَور ہر رات بہت لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۰) جنت کا خاص دَروازہ ''ریان'' ہے۔روزوں والے اِسی سے بُلائے جائیں گے، روزہ دار ہی اِس سے داخل ہوں گے جو کبھی پیاسے نہ ہوں گے۔(بخاری و مسلم)

ہر عبادت کے لیے سیزن :

جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا صدقہ اَفضل ہے ؟ فرمایا رمضان میں صدقہ کرنا۔(ترمذی)

سیزن دَر سیزن میں سیزن :

یہ'' لیلۃ القدر'' ہے قرآنِ مجید نے لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ (لیلۃ القدر ایک ہزار مہینہ سے بہت بہتر ہے) فرمایا ایک ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ ہوتے ہیں بلکہ ایک ہزار ماہ کے تیس ہزار دِن اَور تیس ہزار راتیں ہوئیں تو یہ رات اُن راتوں اَور اُن دِنوں یعنی ساٹھ ہزار سے بہتر ہوئی اَور بہترائی کی حد کوئی مقرر نہیں اِس لیے بے اِنتہا بہتر ہے۔جب تمام رات کا یہ اَجر ہے تو اُس کے ہر ہر منٹ کا بھی اِسی قدر اَجر ہوا کہ ایک ایک منٹ دُوسرے ساٹھ ساٹھ ہزار منٹ سے اَفضل ہوا تو اِس سے محروم رہنا کس قدر محرومی ہے۔

✿ ✿ ✿

مخیّر حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُالاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیّر حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔(اِدارہ)

وفیات

۳ / جون کو جامعہ اَشرف المدارس کراچی کے بانی و مہتمم حضرت مولانا حکیم محمد اَختر صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ اَبرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد کراچی میں اِنتقال فرماگئے اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرماکر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے نیز آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ملک میں آپ کے تلامذہ اَور مریدین کی بڑی تعداد آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہے۔ اِس عظیم حادثہ پر اہلِ اِدارہ اُن کے غم میں برابر کے شریک ہیں اَور تعزیتِ مسنونہ پیش کرتے ہیں۔

یکم جون کو جناب ریحان علی صاحب کے والد صاحب طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پاگئے۔

۱۰ / جون کو جناب سیّد سلیم صاحب زیدی کے بہنوئی کراچی میں وفات پاگئے۔

ماہِ مئی میں آزاد کشمیر کے مولانا عبدالکبیر صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ وفات پاگئیں۔

۲۵ / جون کو حضرت مولانا محمد خان صاحب شیرانی کے بھائی اَور بھتیجے کوئٹہ کے قریب سڑک کے حادثہ میں وفات پاگئے۔

جامعہ مدنیہ کے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا نعیم الدین صاحب کے بھائی مہتاب الدین عرف راجہ جو کہ پیدائشی معذور اَور غیر مکلّف تھے ۲۶ / جون کو وفات پاگئے۔

جامعہ مدنیہ کے شعبہ علومِ عصریہ کے مدرس مولانا فیضان صاحب کے بھائی طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں اَعلیٰ مقام عطا فرمائے اَور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ جامعہ مدنیہ جدید اَور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب اَور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

وفا ملک پوری صاحب

عید کس کی ہے ؟

جس نے دُنیا میں کیا ہو آخرت کا بندو بست
جو نہ بھولا ہو غمِ ہستی میں اِقرارِ اَلست
کر دیا ہو اَپنی بیجا خواہشوں کو جس نے پست
جس نے اَپنے نفسِ اَمارہ کو دے دی ہو شکست
فرق کچھ آئے نہ جس کے عزم و اِستقلال میں
راہِ حق پر جو رہے ثابت قدم ہر حال میں
جس کے اِیماں کی حرارت قلب کو دے سوز و ساز
جو سمجھتا ہو خدائے پاک کی طاعت کا راز
آنکھ کی ٹھنڈک ہو جس کے واسطے ذوقِ نماز
سر جھکا کر سجدۂ خالق میں جو ہو سرفراز
کامراں جس کی وفا ہو ہر جفا کے سامنے
جس کی پیشانی جھکی ہو بس خدا کے سامنے
بھول کر بھی اَمرِ حق سے ہو نہ جس کو اِختلاف
کعبہ اَوّل کی حفاظت جو سمجھتا ہو طواف
جس کے دِل کا آئینہ گردِ کدورت سے ہو صاف
جس کے حسنِ خلق کا دُشمن کو بھی ہو اِعتراف
جو غم و اَندوہ میں بھی مسکراتا ہی رہے
زیرِ خنجر بھی پیامِ حق سناتا ہی رہے

عید اُس کی ہے ، مے وحدت سے جو سرشار ہو
عید اُس کی ہے جو اہل دَرد کا غموار ہو
خلق میں اَمن و صداقت کا علمبردار ہو
خوگرِ دَرد محبت ، پیکرِ اِیثار ہو
عید اُس کی ہے جو اِحساسِ وفا سے کام لے
عید اُس کی ہے جو گرتے ہوؤں کو تھام لے

۞ ۞ ۞

مجموعہ مقالاتِ حامدیہ

قرآنیات

عالمِ ربانی محدثِ کبیر

حضرت مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہِ حامدیہ

و اَمیر مرکزیہ جمعیت علمائے اِسلام

نظرِ ثانی و عنوانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

باہتمام

خانقاہِ حامدیہ ۱۹ رکلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے ''مجموعہ مقالاتِ حامدیہ'' کا پہلا حصہ جو ''قرآنیات'' سے متعلق ہے شائع ہو کر مارکیٹ میں آچکا ہے، رعایتی قیمت : ۸۰ روپے

(رابطہ نمبر : 0333-4249-302)

قسط : ۲۳

پردہ کے اَحکام

﴿ اَز افادات : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ ﴾

پردہ کس عمر سے ہونا مناسب ہے ؟

ڈھاکہ کے نواب صاحب نے حضرت والاؒ سے دریافت کیا کہ پردہ کس عمر سے ہونا چاہیے ؟ فرمایا غیروں سے تو سات برس سے بھی کم اور نامحرم رشتہ داروں سے سات برس کی عمر سے۔

بسا اَوقات سیانی (لڑکی) کے سامنے آنے سے اِتنے فتنے نہیں ہوتے جتنے ناسمجھ کے سامنے آنے سے ہوتے ہیں کیونکہ سیانی خود حیا کرتی ہے اَور مردوں کو موقع کم دیتی ہے نیز مرد سمجھتا ہے کہ یہ سیانی سمجھ دار ہے اِس کے سامنے دِلی خیالات عملاً ظاہر کروں گا تو سمجھ جائے گی اَور ناسمجھ کے سامنے یہ مانع موجود نہیں ہوتا بلکہ میری رائے یہ ہے کہ جب تک لڑکی پردہ میں نہ بیٹھ جائے ایک چھلہ بھی نہ پہنایا جائے اَور کپڑے بھی سفید یا معمولی چھینٹ وغیرہ سے پہنائے جائیں اِس میں دین کی بھی مصلحتیں ہیں اَور دُنیا کی بھی۔ (ملفوظاتِ اَشرفیہ ص ۱۷۳،۱۷۴)

بیاہی لڑکی کی بھی حفاظت بہت ضروری ہے :

لوگوں کو عام خیال یہ ہے کہ کنواری کی حفاظت زیادہ ضروری ہے بیاہی ہوئی کی نگہبانی کی ضرورت نہیں اَور یہ خیال ہندوؤں سے ماخوذ ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ اگر کنواری سے کوئی بات ہو جاتی ہے تو اُس میں بدنامی اَور رُسوائی ہوتی ہے اَور بیاہی سے کوئی بات سرزد ہو جائے تو بدنامی نہیں ہوتی کیونکہ اُس کے تو شوہر ہے اُس کی طرف نسبت کی جائے گی مگر یہ خیال محض جہالت پر مبنی ہے اگر عقل سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کنواری کی حفاظت کی اِتنی ضرورت نہیں جتنی بیاہی ہوئی کے لیے ضروری ہے۔

اَور اِس میں راز یہ ہے کہ قدرتی طور پر کنواری میں شرم وحجاب بہت ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ایک طبعی مانع موجود ہے اَور بیاہی ہوئی کی طبیعت کھل جاتی ہے اُس کے ساتھ طبعی مانع موجود نہیں ہوتا اِس لیے اِس کی عفت وعصمت محفوظ رکھنے کے لیے بہت بڑی نگہبانی کی ضرورت ہے نیز کنواری کو طبعی مانع کے علاوہ رُسوائی کا بھی خوف زیادہ ہوتا ہے اَور بیاہی کو اِتنا خوف نہیں ہوتا کیونکہ کنواری میں تو کوئی آڑ نہیں اَور اِس میں شوہر کی آڑ ہے اِس کا فعل اُس کی طرف منسوب ہوسکتا ہے اِس لیے بیاہی ہوئی کی طبیعت بُرے کاموں پر کنواری سے زیادہ مائل ہوسکتی ہے اِس لیے اِس کی حفاظت کنواری سے زیادہ ہونی چاہیے۔(عضل الجاہلیۃ ص ۳۶۸)

پردہ کی حقیقت وصورت اَور پردہ کی رُوح :

آج کل لوگ اِس کوشش میں بھی ہیں کہ مروجہ پردہ اُٹھا دیا جائے اَور عورتیں کھلے مہار آزادی کے ساتھ فٹن پر بیٹھ کر گھوما کریں اَور اِس کو بے پردگی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ سخت بے حیائی ہے۔ باقی میں اِس کو بے پردگی نہ کہوں گا جو غریبوں کی عورتیں منہ چھپا کر گھونگٹ نکال کر میلے کچیلے کپڑوں میں شرم وحیا کے ساتھ اپنے کسی کام کے لیے باہر نکلتی ہیں اِس لیے کہ پردہ کی جو رُوح ہے وہ اِن کو حاصل ہے۔

یہاں سے اُن متکبرین کا جواب بھی نکل آیا جو علماء سے غریبوں کے متعلق بطورِ حقارت کے پوچھا کرتے ہیں کہ کیوں صاحب اِن جولاہوں تیلیوں کی عورتیں پردہ نہیں کرتیں باہر پھرتی ہیں اَور ہماری عورتیں پردہ کرتی ہیں کیا اِن کے پیچھے ہماری نماز ہوجاتی ہے ؟

میں کہتا ہوں کہ اِن کی عورتیں پردہ کرتی ہیں گو باہر نکلتی ہیں اَور تمہاری عورتیں پردہ نہیں کرتیں گو گھر میں بیٹھی ہیں چنانچہ چچازاد بھائی، نندوئی، دیور، جیٹھ، پھوپھی زاد بھائی، ماموں زاد بھائی سب کے سامنے آتی ہیں اَور سامنے بھی ایسی صورت سے آتی ہیں کہ بنی ٹھنی مانگ نکال رکھی ہے مسی کی دَھری جمی ہوئی ہاتھوں میں کڑے چوڑیاں چڑھی ہیں گوٹے ٹھپے کے کپڑے ہیں اَور بالکل بے محابا سامنے آتی ہیں اَور پھر غضب یہ ہے کہ اُن کے ساتھ ہنسی مذاق دِل لگی بھی ہوتی ہے پھر کس منہ سے کہتے ہیں کہ

ہماری عورتیں پردہ میں رہتی ہیں۔ ہاں اِتنا فرق ہے کہ تمہاری عورتیں گھر میں بیٹھ کر سجی سجائی نامحرموں کے سامنے آتی ہیں اَور غریبوں کی عورتیں میلی کچیلی اپنی ضروریات کے لیے شرم و حیا کے ساتھ باہر پھرتی ہیں پس یہ بے پردگی نہیں، بے پردگی تو ایف اے، بی اے اَور ایم اے والی عورتوں میں ہے کہ کھلے منہ مردوں کی طرح آزادی کے ساتھ بوٹ سوٹ کے ساتھ آراستہ پھرتی ہیں۔ (مفاسد گناہ ص ۴۱۰)

آنکھوں کے زِنا کرنے اَور بدنگاہی کی حقیقت :

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ جو حدیث میں ہے اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ یعنی دونوں آنکھیں زِنا کرتی ہیں تو کیا آنکھیں بھی زِنا کرتی ہیں ؟ اِس پر حضرتؒ نے فرمایا اِس میں شک کیا ہے ؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ آگے حدیث میں ہے : وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ اَوْ یُکَذِّبُہٗ (اَور شرم گاہ اُس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دیکھنے پر زِنا واقع ہو جائے تو آنکھوں کا بھی زِنا ہوگا اَور زِنا واقع نہ ہو تو پھر آنکھوں کا بھی زِنا نہ ہوگا لہٰذا صرف دیکھ لینا زِنا نہیں ورنہ وَالْفَرْجُ یُصَدِّق کے کیا معنی ہوں گے ؟

حضرتؒ نے فرمایا کہ لوگ عمومًا اِسی کو تفسیر سمجھتے ہیں مگر اِس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ مطلق دیکھنا زِنا نہ ہوا حالانکہ دیکھنا بھی آنکھوں کا زنا ہے خواہ فعلی (یعنی عملی طور پر) زِنا واقع نہ ہو۔

اِس حدیث کی اَچھی تفسیر وہ ہے جو مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے منقول ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ ہر نظر (یعنی ہر دیکھنا) زِنا نہیں بلکہ جو نظر فرج کے علاقہ (شرمگاہ کے تعلق سے ہو) یعنی جس نظر کے باعث شہوت ہو (شہوت کے ساتھ دیکھنا ہو) وہ زِنا ہے ورنہ یوں تو ماں بہن پر بھی نظر کرتے ہیں مگر وہ چونکہ شہوت سے نہیں ہوتی اِس لیے زِنا نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ آنکھوں کے زِنا کا تحقق اُس وقت ہوگا جبکہ فرج (شرمگاہ) اِس کی تصدیق کرے اَور اگر فرج اِس کی تصدیق نہ کرے تو آنکھوں کے زِنا کا تحقق نہ ہوگا یہاں پر فرج کے معنی شہوت کے ہیں۔ اِس تفسیر پر کوئی اِعتراض نہیں پڑتا پس ہر وہ نظر زِنا ہوگی جس کا باعث شہوت ہو اَب اگر کسی

نے شہوت سے نگاہ کی تو (عملی طور پر) زِنا کا تحقق نہ ہوگا مگر آنکھوں کا زِنا صادق ہوگا۔

حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ آنکھوں کے زِنا کو شہوت ثابت کرتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ آنکھوں کے زِنا کا تحقق اُس وقت ہوگا جبکہ دیکھنا شہوت سے ہو یوں تو طبیب ڈاکٹر وغیرہ بھی دیکھتے ہیں باقی یہ دُوسری بات ہے کہ دیکھا تو تھا کسی اَور ضرورت سے مگر شہوت کا تحقق ہوگیا۔ (حسن العزیز)

پردہ سے متعلق چند ضروری اَحکام ومسائل :

مسئلہ : مرد کو ناف سے زانو تک نیچے بدن کا ڈھانکنا فرض ہے مردوں سے بھی عورتوں سے بھی سوائے اَپنی بیوی کے (اُس سے کوئی عضو ڈھانکنا ضروری نہیں گو بلاضرورت بدن دِکھانا خلافِ اَولیٰ ہے)۔

مسئلہ : عورت کو عورت کے سامنے ناف سے نیچے زانو تک بدن کھولنا جائز نہیں اِس سے معلوم ہوا کہ بعض عورتیں جو نہاتے وقت دُوسری عورتوں کے سامنے ننگی بیٹھ جاتی ہیں یہ بالکل گناہ ہے۔

مسئلہ : عورت کو اَپنے شرعی محرم کے سامنے ناف سے زانو تک اَور کمر اَور پیٹ کھولنا حرام ہے باقی سر اَور چہرہ اَور بازو اَور پنڈلی کھولنا گناہ نہیں، گو بعض اَعضاء کا بلاضرورت ظاہر کرنا مناسب بھی نہیں۔

اَور ''شرعی محرم'' وہ ہے جس سے عمر بھر کسی طرح نکاح صحیح ہونے کا اِحتمال نہ ہو مثلاً باپ، بیٹا، بھائی یا اُن کی اَولاد یا بہنوں کی اَولاد اَور اُن کے مثل جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔

اَور جس سے عمر بھر کبھی نکاح صحیح ہونے کا اِحتمال ہو وہ شرعًا محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے اَور جو حکم شریعت میں محض اَجنبی اَور غیر آدمی کا ہے وہی اِن کا ہے گو کسی قسم کا رشتہ قرابت کا بھی ہو جیسے چچا یا پھوپھی کا بیٹا یا ماموں یا خالہ کا بیٹا، دیور یا بہنوئی یا نندوئی وغیر ہم، یہ سب نامحرم ہیں اِن سے وہی پرہیز ہے جو نامحرم سے ہوتا ہے چونکہ ایسے موقعوں پر (اَور ایسے رشتہ داروں سے) فتنہ ہونا سہل ہے اِس لیے اَور زیادہ اِحتیاط کا حکم ہے۔

مسئلہ : علماء نے فسادِ زمانہ کو دیکھ کر بعض کو محرموں کے مثل قرار دیا ہے اِحتیاط و اِنتظام کی وجہ سے جیسے خسر اَور جوان عورت کا داماد، اَور شوہر کا بیٹا اَور اُس کی دُوسری بیوی اَور دُودھ شریک بھائی وغیرہ اہلِ تجربہ کو معلوم ہے جو کچھ ایسے تعلقات میں فتنہ وفساد واقع ہو رہے ہیں۔

مسئلہ : جو شرعًا نامحرم ہو اُس کے سامنے سر اَور بازو اَور پنڈلی وغیرہ بھی کھولنا حرام ہے اَور اَگر بہت ہی مجبوری ہو مثلاً عورت کو ضروری کاموں کے لیے باہر نکلنا پڑتا ہے یا کوئی رشتہ دار کثرت سے گھر میں آتا جاتا رہتا ہے اَور گھر میں تنگی ہے کہ ہر وقت کا پردہ نبھ نہیں سکتا ایسی حالت میں جائز ہے کہ اَپنا چہرہ اَور دونوں ہاتھ کلائی کے جوڑ تک دونوں پاؤں کے ٹخنے کے نیچے تک کھولے رکھے اَور اِس کے علاوہ اَور کسی بدن کا کھولنا جائز نہ ہوگا۔

پس ایسی عورتوں کو لازم ہے کہ سر کو خود ڈھانکیں کرتہ بڑی آستین کا پہنیں، پاجامہ، غرارہ دار نہ پہنیں اَور کلائی اَور ٹخنے نہ کھلنے پائیں، کوئی مجبوری نہ ہو تو اِتنا بھی ظاہر نہ کریں بلکہ گھر میں بیٹھیں اَور شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلیں تو برقع پہنیں جیسا کہ شرفاء میں معمول ہے۔

مسئلہ : جس عضوء کا ظاہر کرنا جائز نہیں جس کی تفصیل اُوپر گزر چکی ہے اُس کو مطلقًا دیکھنا حرام ہے گو شہوت بالکل نہ ہوا۔ اَور جس عضوء کا ظاہر کرنا اَور نظر کرنا جائز ہے اُس میں یہ قید ہے کہ شہوت کا اَندیشہ نہ ہو اَور اگر ذرا شک بھی ہو تو اُس وقت دیکھنا حرام ہے۔

یہاں سے سمجھئے کہ بوڑھی عورت جس کی طرف بالکل رغبت نہ ہو تو اُس کا چہرہ تو دیکھنا جائز ہوگا مگر سر اَور بازو وغیرہ دیکھنا جائز نہ ہوگا۔ عورتیں گھروں میں اِس کی اِحتیاط نہیں کرتیں اَپنے اَپنے نامحرم رشتہ داروں کے سامنے ننگے سر بے آستین کا کرتہ پہنے بیٹھی رہتی ہیں اَور خود بھی گناہگار ہوتی اَور مردوں کو بھی گناہگار کرتی ہیں۔

مسئلہ : جس عضو کا دیکھنا حرام ہے اگر علاج کی ضرورت سے دیکھا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ ضرورت سے زائد نظر نہ بڑھائے۔

مسئلہ : جو شخص شرعًا نامحرم ہے اُس کا اَور عورت کا تنہا مکان میں ہونا حرام ہے۔ اِسی طرح

اگر تنہائی نہ ہو بلکہ دُوسری عورت موجود ہو مگر وہ بھی نامحرم تب بھی مرد کا اُس مکان میں ہونا جائز نہیں اَلبتہ اُس عورت کا کوئی محرم یا شوہر یا اُس مرد کی کوئی محرم عورت یا بیوی اُس مکان میں ہو تو مضائقہ نہیں۔

مسئلہ : جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اَور چھونے میں شہوت کا اَندیشہ ہے تو دیکھنا جائز ہوگا اَور چھونا ناجائز ہوگا اَلبتہ علاج کی ضرورت سے مستثنیٰ ہے لیکن حتی الامکان اَپنے خیالات کو اِدھر اُدھر بانٹ دے دِل میں فاسد خیال نہ آنے دے۔

مسئلہ : مرد کا جوٹھا کھانا پینا نامحرم عورت کو اَور عورت کا جوٹھا کھانا پینا نامحرم مرد کو جبکہ لذت کا اِحتمال ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ : اگر نامحرم کا لباس وغیرہ دیکھ کر طبیعت میں میلان پیدا ہوتا ہے تو اُس کو بھی دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ : جو لڑکی نابالغ ہو مگر اُس کی طرف مرد کو رغبت ہوتی ہو تو اُس کا حکم بالغہ عورت کی طرح ہے۔

مسئلہ : جس طرح بری نیت سے نامحرم کی طرف نظر کرنا، اُس کی آواز سننا، اُس سے بولنا، اُس کو چھونا حرام ہے اِسی طرح اُس کا خیال دِل میں جمانا اَور اُس سے لذت لینا بھی حرام ہے اَور یہ قلب کا زِنا ہے۔

مسئلہ : اِسی طرح نامحرم کا ذکر کرنا یا ذکر سننا یا اُس کا فوٹو دیکھنا یا اُس سے خط وکتابت کرنا غرض جس ذریعہ سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں، یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ : جس طرح مرد کو اِجازت نہیں کہ نامحرم عورت کو بلاضرورت دیکھے اِسی عورت کو بھی جائز نہیں کہ بلاضرورت نامحرم کو جھانکے پس اِس سے معلوم ہوا کہ یہ جو عورتوں کی عادت ہے کہ دُولہا کو یا بارات کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں، یہ بری بات ہے۔

مسئلہ : اگر قابلہ یعنی بچہ جنانے والی کا فرہو زچہ (یعنی جس عورت کا بچہ ہونا ہے اُس) کو اِس کے سامنے جس قدر بدن کھولنے کی ضرورت ہے اُس سے زائد کھولنا بھی جائز نہ ہوگا، اِس ملک کی

عورتیں اَکثر مہترانیوں نائنوں کے آنے جانے میں اِس کی اِحتیاط نہیں کرتی ہیں۔

مسئلہ : بعض لوگ جوان لڑکیوں کو اَندھے یا نابینا مرد سے پڑھاتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل خلافِ شریعت ہے۔

مسئلہ : نامحرم مرد عورت کا آپس میں بلا ضرورت گفتگو کرنا بھی سخت ممنوع ہے۔ اَور ضرورت میں بھی فضول باتیں نہ کرے، نہ ہنسے، نہ مذاق کی کوئی بات کرے، نہ اَپنے لہجہ کو کم کر کے گفتگو کرے۔

مسئلہ : گانے کی آواز مرد کی عورت کو یا عورت کی مرد کو سننا دونوں ممنوع ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو یہ عادت ہے کہ رسمی واعظ مناجات یا قصیدہ آواز بنا کر عورتوں کو سناتے ہیں، یہ بہت برا ہے۔

مسئلہ : فقہاء نے نامحرم جوان عورتوں کو سلام کرنے یا سلام لینے سے منع کیا ہے۔

مسئلہ : ایسا باریک کپڑا پہننا جس میں بدن جھلکتا ہو، ننگا ہونے کی طرح ہے۔ حدیث میں ایسے کپڑے کی مذمت آئی ہے۔

مسئلہ : مرد کو غیر عورت سے بدن دَبوانا جائز نہیں۔

مسئلہ : بجتا ہوا زیور جس کی آواز نامحرم کے کان میں جائے یا ایسی خوشبو جس کی مہک غیر محرم تک پہنچے اِستعمال کرنا عورتوں کو جائز نہیں، یہ بھی بے پردگی میں داخل ہے۔

اَور جو زیور خود نہ بجتا ہو مگر دُوسری چیز سے لگ کر آواز دیتا ہو ایسے زیور میں یہ اِحتیاط واجب ہے کہ پاؤں زمین پر آہستہ رکھے تاکہ اِظہار نہ ہو۔

مسئلہ : چھوٹی لڑکی کو بھی بجتا زیور نہ پہنائے۔

مسئلہ : پیر بھی اگر نامحرم ہو تو دُوسرے نامحرموں کی طرح ہے اُس کے سامنے بھی بغیر پردہ کے آجانا برا ہے۔ اَلبتہ اگر وہ بہت بوڑھا ہو اَور مریدنی بہت بڑھیا ہو تو صرف چہرہ اَور دونوں ہتھیلیاں اَور دونوں پاؤں ٹخنوں سے نیچے کھول دینا جائز ہے مگر باقی اَعضاء دِکھلانا یا تنہائی میں اُس کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔

مسئلہ : جس عضو کو زندگی میں دیکھنا جائز نہیں موت کے بعد بھی اُس کا دیکھنا جائز نہیں اَور اِسی طرح بدن سے جدا ہونے کے بعد بھی جائز نہیں، اِسی طرح زیرِ ناف بالوں کو یا عورت کے سر کے بالوں کو اُترنے یا ٹوٹنے کے بعد دیکھنا جائز نہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ عورتیں جو کنگھی کر کے بالوں کو ویسے ہی پھینک دیتی ہیں جو عام طور پر سب کی نگاہ سے گزرتے ہیں، یہ جائز نہیں۔

مسئلہ : ہیجڑا یا خواجہ سرا یا عِنین (نامرد) سب کا حکم نامحرم مرد کی طرح ہے۔ اِسی کی سی اِحتیاط اِن سے لازم ہے۔

مسئلہ : اَمرد یعنی بے داڑھی (خوبصورت) لڑکا بعض اَحکام میں اَجنبی عورت کی طرح ہے یعنی شہوت کے اَندیشہ کے وقت اُس کی طرف دیکھنا اُس سے مصافحہ کرنا یا معانقہ کرنا، اُس کے پاس تنہائی میں بیٹھنا، اُس کا گانا سننا یا اُس کے موجود ہوتے ہوئے گانا سننا، اُس سے بدن دبوانا، اُس سے بہت پیار اَور اِخلاص کی باتیں کرنا، یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ : عورتوں کو پردہ کی وجہ سے سفر میں نماز قضا کرنا جائز نہیں۔ اَور نہ بیل گاڑی میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنا درست ہے بلکہ چادر یا برقع پہن کر نیچے اُتر کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے برقع کا پردہ ایسے وقت کافی ہے۔

مسئلہ : سفر میں اگر کوئی محرم مرد ساتھ نہ ہو تو عورت کو سفر کرنا حرام ہے۔

مسئلہ : عورت کو مساجد یا مقابر (مسجد و قبرستان) جانا مکروہ ہے اَلبتہ بہت بوڑھی عورت کا مسجد میں حاضر ہونا جائز ہے۔ (اِصلاح الرسوم ص ۹۸ تا ۱۰۳)۔ (جاری ہے)

قسط : ۱۹

سیرت خُلفائے راشدین

﴿ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی ؒ ﴾

اَمیر المؤمنین فاروقِ اَعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عبادات :

عبادت کی یہ حالت تھی کہ نماز اَور جماعت کا بڑا اِہتمام فرماتے تھے ۔تمام صوبوں کے حکام کو نماز کے متعلق ایک فرمان بھیجا تھا جو آگے نقل کیا جائے گا کسی کو جماعت میں نہ دیکھتے تو اُس سے باز پرس کرتے چنانچہ سلیمان بن اَبی حثمہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں نہ دیکھا تو اُن کے گھر تشریف لے گئے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز میں تھک گئے اِس لیے فجر کی نماز گھر ہی میں پڑھ لی ، اِس پر ناخوش ہوئے اَور فرمایا کہ مجھے فجر کی جماعت ِنماز تہجد سے زیادہ محبوب ہے ۔(مشکوۃ شریف)

نماز میں خشوع ، تواضع اَور توجہ اِلی اللہ کی بڑی تاکید فرماتے جس وقت زخمی ہوئے ہیں فجر کی نماز کا وقت تھا کسی نے کہا کہ اَمیر المومنین کی آج فجر کی نماز قضا ہوئی جاتی ہے ۔ بیہوش تھے مگر یہ آواز سنتے ہی آنکھ کھول دی اَور فرمایا کہ مجھے جلدی نماز پڑھاؤ جس کی نماز جاتی رہی اُس کا کچھ حصہ اِسلام میں نہیں ۔نمازِ تہجد سے بڑی رغبت تھی کبھی ترک نہ فرماتے تھے اَور اَپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اَور یہ آیت پڑھتے تھے : وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوةِ نمازِ تراویح کی بنیاد تو رسولِ خدا ﷺ نے ڈالی مگر اِس کی تراویح اَور اِس میں ختمِ قرآن کا سلسلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنجام کو پہنچا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ اُس کی قبر کو روشن کر جس نے ہماری مسجدوں کو روشن کردیا۔(شروح اَربعہ ترمذی)

زکوۃ صدقات میں بڑا اِہتمام کرتے اَور مساکین کو اِس قدر دیتے کہ وہ غنی ہو جاتے اَخیر

میں پے دَر پے روزے رکھا کرتے تھے سوا اُن پانچ دِنوں کے جن میں روزہ حرام ہے کسی دِن ناغہ نہ کرتے تھے۔

حج کے لیے اَپنی خلافت کے پہلے سال یعنی ۱۳ھ میں تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اَمیرِ حج بنا کر بھیجا تھا اَور اِس کے بعد پھر ہر سال خود تشریف لے جاتے تھے۔ اَپنی خلافت میں دس حج کیے اَور ۲۳ھ میں جو اُن کی خلافت کا آخری سال تھا اَزواجِ مطہرات کو بھی حج کرانے لے گئے تھے۔ (طبقات ج ۳)

عمرے اَپنی خلافت میں تین اَدا کیے، ایک رجب ۱۷ھ میں ، دُوسرا رجب ۲۱ھ میں اَور تیسرا رجب ۲۲ھ میں۔ (طبقات ج ۳)

خشیتِ اِلٰہی اَور خوفِ آخرت کی یہ حالت تھی کہ شاید اِس صفت میں کوئی اُن کا مساوی نہ نکلے۔ ایک روز گھاس کا ایک تنکا زمین سے اُٹھا کر کہنے لگے کہ کاش میں یہ تنکا ہوتا، کاش میں نہ پیدا ہوا ہوتا۔

ایک روز سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ کی تلاوت کر رہے تھے جب اِس آیت پر پہنچے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اَور کئی دِن تک ایسی حالت رہی اَور لوگ عیادت کو آتے تھے۔

ایک دِن کسی گھر کی طرف گزر ہوا وہ شخص نماز میں سورۂ طور پڑھ رہا تھا جب وہ اِس آیت پر پہنچا اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تو سواری سے اُترے اَور دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے اِس کے بعد اَپنے گھر آئے تو ایک مہینہ تک بیمار رہے لوگ دیکھنے کو آتے تھے اَور بیماری کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔

کبھی کوئی اُونٹ بیت المال کا گم ہو جاتا تو خود تلاش کرنے جاتے۔ ایک مرتبہ گرمیوں میں دوپہر کے وقت گرم ہوا چل رہی تھی اَور آپؓ ایک اُونٹ کی تلاش میں جا رہے تھے حضرت عثمانؓ نے دیکھا اُنہوں نے کہا اَمیر المومنین اِس وقت آپ کہاں جاتے ہیں اِس کام کو کوئی اَور کر لے گا۔ فرمایا قیامت کے دِن باز پرس تو مجھ ہی سے ہوگی۔

خوف کے ساتھ اُمید کا یہ حال تھا فرماتے تھے کہ اگر قیامت کے دِن یہ اعلان دیا جائے کہ سب لوگ دوزخ میں جائیں گے سوا ایک کے تو مجھے اُمید ہوگی کہ شاید وہ ایک میں ہی ہوں اَور اگر یہ

اعلان دیا جائے سب جنت میں جائیں گے سوا ایک کے تو مجھے خوف ہو گا کہ شاید وہ ایک میں ہی ہوں۔

☆ رعیت پروری یا شفقت علیٰ خلق اللہ کی صفت میں بھی آپ بے نظیر تھے، چند واقعات اِس کے ذکر کیے جاتے ہیں :

اَپنی رعایا کے حال سے باخبر رہنے کے لیے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گشت کیا کرتے تھے جس کے چند واقعات آئندہ اِنشاء اللہ آئیں گے۔

آپؓ کے زمانہ میں ایک بڑا قحط پڑا جس کا نام عرب میں ''عَامُ الرَّمَادَةِ'' مشہور ہو گیا تھا اِس قحط میں آپ نے گیہوں، گھی اَور گوشت کا اِستعمال ترک کر دیا تھا، جو کی خشک روٹی جس پر کبھی روغن زیتون لگا ہوتا تھا اِستعمال کرتے تھے اَور وہ ہضم نہ ہوتی تھی ایک روز اَپنے پیٹ سے خطاب کر کے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ اِس قحط کو مسلمانوں سے دُور نہ کرے گا اِس کے سوا تجھے کچھ نہیں مِل سکتا، اِسی قحط میں فاقوں کی کثرت اَور ناموافق غذا کے سبب آپ کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا۔

اِس قحط کے لیے آپؓ نے اَپنے حکام کو لکھ کر بھیجا کہ مدینہ منورہ کے لیے غلہ بھیجو چنانچہ حضرت اَبو عبیدہؓ نے چار ہزار اُونٹ غلہ کے ملکِ شام سے بھیجے اَور حضرت عمر بن عاصؓ نے سو کشتیاں مصر سے براہِ دَریا روانہ کیں، نتیجہ یہ ہوا کہ غلہ کا جو نرخ مصر میں تھا وہی مدینہ میں بھی ہو گیا اِس قحط میں آپؓ نے یہ بھی کیا کہ بیت المال میں جس قدر روپیہ تھا سب فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا بالآخر یہ قحط آپؓ ہی کی دُعا سے دُور ہوا۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے جا کر کہو کہ قحط دفع ہونے کے لیے دُعا مانگیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے : یا اللہ ! ہم تیرے نبی کا وسیلہ اِختیار کرتے ہیں پانی برسا دے۔ دُعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ پانی برسنے لگا۔

جن عورتوں کے شوہر باہر ہوتے خود اُن کے مکان پر جا کر دَروازے پر کھڑے ہو کر سلام کرتے اَور فرماتے تم کو بازار سے کچھ خریدنا ہو تو میں خریدوں گا چنانچہ عورتیں اَپنی لونڈیوں کو آپ کے

ہمراہ کر دیا کرتی تھیں۔ اِس طرح ایک بڑا مجمع آپ کے ساتھ ہو جاتا تھا اُن سب کو بازار لے جا کر سودا خرید دیا کرتے تھے اَور جس کے پاس روپیہ نہ ہوتا اُس کے لیے اپنے پاس سے خرید دیا کرتے تھے۔

جب فوجی لوگوں کے خطوط آتے تھے تو اُن کو خود جا کر اُن کے گھروں میں پہنچاتے تھے اَور فرماتے تھے کہ تمہارے شوہر اللہ کی راہ میں کام کر رہے ہیں اَور تم رسولِ خدا ﷺ کے شہر میں ہو، یہ بھی فرماتے تھے کہ اگر خط کا پڑھنے والا نہ ہو تو دَروازے کے پاس آجاؤ، میں پڑھ کر سناؤں پھر یہ بھی کہہ دیتے تھے کہ ہماری ڈاک فلاں دِن جائے گی خط لکھوا کر رکھنا میں بھیج دُوں گا۔ اِس کے بعد خود کاغذ قلم دوات لے کر ہر ایک کے گھر میں جاتے جس نے لکھوایا ہوتا لے لیتے اَور نہ لکھوایا ہوتا اُس سے پوچھ کر خود لکھ دیتے اَور اُن کے شوہروں کو بھجوا دیتے۔

مسلمانوں کے ساتھ جیسی کچھ شفقت تھی ذمی کافروں کی راحت و آسائش کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے اَپنے جانشین کو وصیت فرما گئے تھے کہ ذمی کافروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔

ایک مرتبہ ایک بوڑھے شخص کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا معلوم ہوا کہ وہ یہودی ہے اَور جزیہ کی زیادتی کی وجہ سے بھیک مانگ رہا ہے اُس کو ہاتھ پکڑ کر لے گئے اَور کچھ اُس کو دیا اَور حکم جاری کیا کہ ایسے لوگوں پر جزیہ نہ باندھا جائے۔

ایک مرتبہ حربی کافر نے آپ کے ملک میں بغرضِ تجارت آمد و رفت کرنے کی اِجازت مانگی تو آپؓ نے اِجازت دے دی۔

☆ بیت المال میں وظائف کی تقسیم کا آپؓ نے عجیب اِنتظام کیا تھا اِس کے لیے ایک علیحدہ دفتر بنایا، تمام مسلمانوں کے نام اِس میں لکھوائے اَور سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا لحاظ فرمایا، اِس کے بعد اَور فضائل کا۔ یہ ایک بہت مشکل بات تھی جس کا پورا کرنا اِن ہی کا کام تھا۔ حضرت عباسؓ کا وظیفہ بارہ ہزار مقرر کیا، اَزواجِ مطہرات کا دس دس ہزار سوائے حضرت عائشہؓ کے اِن کا بارہ ہزار تھا۔ اَصحابِ بدر کا پانچ پانچ ہزار، اَنصارؓ کا چار چار ہزار، مہاجرین حبش کا چار چار ہزار، اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کی وجہ سے اُن کے فرزند عمر بن اَبی سلمہؓ کا چار ہزار، حضراتِ حسنینؓ کا

پانچ پانچ ہزار، مہاجرینؓ و اَنصارؓ کی خواتین میں کسی کا تین سو، کسی کا چار سو، بعض مہاجرینؓ و اَنصارؓ دو ہزار اَور باقی مسلمانوں میں کسی کا تین سو کسی کا چار سو۔ پھر قبیلے قبیلے کا دفتر جدا تھا سردارانِ فوج کا جدا، غرضیکہ عجیب اِنتظام تھا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کے قرابت والوں کا بڑا لحاظ فرماتے تھے۔ اَپنے بیٹے عبداللہ کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا اَور حضراتِ حسنینؓ کا پانچ پانچ ہزار حتی کہ اُسامہ بن زیدؓ کا چار ہزار۔

ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے لیے جا رہے تھے راستہ میں حضرت عباسؓ کے مکان کا پرنالہ تھا، اُن کے یہاں اُس وقت دو چوزے مرغ کے ذبح کیے گئے تھے جیسے ہی حضرت عمرؓ نالہ کے قریب پہنچے اُن چوزوں کا خون پانی میں ملا ہوا اِن پرنالوں سے بہایا گیا جس سے آپ کا لباس خراب ہوگیا پھر گھر واپس آگئے اَور دُوسرے کپڑے پہنے اَور حکم دیا کہ پرنالہ راستہ سے ہٹایا جائے اِس کے بعد حضرت عباسؓ آپ کے پاس گئے اَور کہا کہ یہ پرنالہ رسولِ خدا ﷺ نے اِس مقام پر لگایا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ میں آپ کو قسم دِلاتا ہوں کہ میری پیٹھ پر کھڑے ہو کر پرنالہ پھر اِسی مقام پر لگا دیجیے جہاں رسولِ خدا ﷺ نے لگایا تھا چنانچہ ایسا ہی حضرت عباسؓ نے کیا۔

زہریؒ کہتے ہیں کہ جب عراق سے کچھ مال حضرت عمرؓ کے پاس آتا تو آپ بنی ہاشم میں جس کو مجرد دیکھتے اُس کا نکاح کر دیتے، جس کے لونڈی یا غلام نہ ہوتا اُس کو لونڈی یا غلام دیتے۔

اِمام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے پاس کچھ حُلّے یمن سے آئے، آپ نے مہاجرینؓ و اَنصار کو تقسیم کیے مگر کوئی حلہ حضراتِ حسنینؓ کے جسم پر ٹھیک نہ ہوا تو آپ نے حاکمِ یمن کو فرمان بھیجا کہ حضراتِ حسنینؓ کے لیے اُن کے جسم کے موافق حلے بنوا کر بھیج دیں چنانچہ جب وہاں سے حلے بن کر آگئے اَور حضراتِ حسنینؓ نے پہن لیے تو فرمایا کہ میں دُوسروں کو پہنے ہوئے دیکھتا تھا تو میرا دِل خوش نہ ہوتا تھا اَب میرا دِل خوش ہوا۔

ایک مرتبہ حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ حضرت عمرؓ کے پاس گئے مگر یہ دیکھ کر کہ دَروازہ پر حضرت عبداللہ بن عمر بیٹھے ہیں اُن کو اِجازت نہیں مِلی، بغیر ملاقات کیے ہوئے واپس چلے گئے۔ اِس کی

خبر حضرت عمرؓ کو ہوئی، آپ نے بلوا بھیجا اَور فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تم کیوں واپس چلے گئے ؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ جب حضرت عبداللہ کو اِجازت نہ مِلی تو ہم کو کیسے ملے گی۔ آپؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے تمہاری اَور عبداللہ کی کیا برابری !

اِبن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب مدائن فتح ہوا، مالِ غنیمت آیا تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ مسجد میں فرش بچھا دیا جائے اَور اُس پر مال کے ڈھیر لگا دیے جائیں پھر تمام صحابہ کرامؓ جمع کیے گئے تو آپؓ نے سب سے پہلے حضرت حسنؓ کو ایک ہزار درہم دیے پھر حضرت حسینؓ کو ایک ہزار، اِس کے بعد اَور لوگوں کو تقسیم کیے اَور اَپنے فرزند حضرت عبداللہ کو پانچ سو درہم دیے۔ اُنہوں نے کہا امیر المومنین میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جہاد کرتا تھا اَور حسنین تو اُس وقت بچے تھے مگر آپ نے اُن کو ہزار درہم دیے اَور مجھ کو پانچ سو۔ تو آپ نے فرمایا اچھا جیسے باپ اُن کے ہیں ویسا اَپنا باپ دِکھلاؤ۔ اَور اُن کی ماں کی ایسی ماں، اَور اُن کے نانا کا ایسا نانا، اَور اُن کی نانی جیسی نانی اَور اُن کے چچا کا ایسا اپنا چچا اَور اُن کے ماموں کا ایسا اَپنا ماموں اَور اُن کی خالہ کی ایسی اَپنی خالہ پیش کرو ورنہ اَب کبھی اُن کی برابری[1] نہ کرنا۔ سنو! اُن کے والد علی مرتضیٰؓ ہیں اَور اُن کی ماں فاطمۃ الزہرآؓ اَور اُن کے نانا محمد مصطفی ﷺ ہیں اَور اُن کی نانی خدیجۃ الکبریٰؓ اَور اُن کے چچا جعفرؓ بن اَبی طالب ہیں اَور اُن کے ماموں اِبراہیمؓ فرزندِ رسولِ خدا ﷺ ہیں اَور اُن کی خالہ رُقیہؓ اَور اُم کلثوم ہیں جو رسولِ خدا ﷺ کی صاحبزادی ہیں۔

ایک مرتبہ کسی نے اُمیر المومنین حضرت اُم سلمہؓ سے اَپنے کسی حق کا تقاضا کیا اَور کوئی گستاخی کی تحریر بھیجی، اِس کی خبر حضرت عمرؓ کو ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ اِس شخص کو تیس دُرّے مارے جائیں۔

(جاری ہے)

---

[1] حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حسنین رضی اللہ عنہما کے والد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اَپنے کو کمتر بتلایا یہ اِن کی تواضع تھی ورنہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اِن کا اَفضل اُمت ہونا قطعی ہے۔ سچ ہے کہ ؎

راہ اِیں اَست سعدی کہ مردانِ راہ
بہ عزت نہ کردن بر خود نگاہ

گلدستۂ اَحادیث

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

تین قسم کے لوگوں کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی :

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَاتَرٰى اَعْيُنُهُمُ النَّارَ، عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ غَضَتْ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ .

(مُعجم طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۴۱۶ رقم الحدیث ۱۰۰۳)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی : (۱) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی ہو (۲) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو (۳) وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے دیکھنے سے رُک جاتی ہو۔

تین شخصوں کی توہین کرنا منافق کا کام ہے :

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ ذُوالشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ ، وَذُوالْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُّقْسِطٌ. (معجم الطبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۰۲ رقم الحدیث ۷۸۱۹ . معجم الزوائد ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت اَبواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا : تین اَفراد ایسے ہیں جن کی توہین وتذلیل بجز منافق کے اَور کوئی نہیں کرتا (۱) حالتِ اِسلام میں بوڑھا ہونے والا (۲) عالمِ دین (۳) اِنصاف پرور حکمران۔

آنحضرت ﷺ جب جنگ میں فتح حاصل کرتے تو میدانِ جنگ میں تین دِن تک قیام فرماتے تھے :

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَکَرَلَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِیْدِ قُرَیْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِیْثٍ مُخْبِثٍ وَکَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْرٍ ن الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَیْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰی وَاَتْبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نُرٰی یَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَةِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِهِمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا.

قَالَ فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ اَحْیَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰی اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِیْخًا وَ تَصْغِیْرًا وَنِقْمَةً وَ حَسْرَتًا وَ نَدَمًا.

(بخاری شریف ج ۲ ص ۵۶۶ ، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۸۷ باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، مشکوة شریف ص ۳۴۵)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ نے حضرت اَبوطلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہمیں یہ حدیث سُنائی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جنگِ بدر کے موقع پر (مکہ کے) کفارِ قریش کے چوبیس (مقتول) سرداروں کے بارے میں حکم دیا کہ (اُن کو ٹھکانے لگا دیا جائے) چنانچہ اُن کی نعشوں کو بدر کے ایک ایسے کنویں میں ڈال دیا گیا جو ناپاک تھا اَور ناپاک کرنے والا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ جنگ میں کسی قوم یعنی دُشمنوں پر غلبہ اَور فتح پالیتے تھے تو اُسی میدانِ جنگ میں تین راتیں قیام فرماتے تھے۔ (اِس عادت کے مطابق آپ جنگ جیت لینے کے بعد بدر کے میدانِ جنگ میں بھی تین

راتیں قیام فرما رہے اَور) جب تین دِن گزر گئے تو آپ نے اَپنی سواری پر کجاوہ باندھنے کا حکم دیا چنانچہ کجاوہ باندھ دیا گیا، آپ وہاں سے روانہ ہوئے صحابہ کرامؓ بھی آپ کے پیچھے ہو لیے، صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال تو یہ تھا کہ آپ اَپنے کسی کام سے جا رہے ہیں (خیر جب آپ اُس کنویں پر پہنچے جس میں سردارانِ قریش کی نعشیں ڈالی گئی تھیں تو) آپ اُس کنویں کے کنارے کھڑے ہو گئے اَور اُن سرداروں کو اُن کا اَور اُن کے باپ دادا کا نام لے کر پکارنے لگے، اے فلاں بن فلان، اے فلان بن فلان کیا اَب تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ اَور اُس کے رسول کی اطاعت کر لیتے، بلا شبہ ہمیں تو وہ چیز حاصل ہوگئی جس کا ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا اَور کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا (یعنی تمہارے عذاب کا، مطلب یہ ہے کہ ہم کو تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق فتح و کامیابی حاصل ہوئی کیا تم کو بھی عذاب مِلا جس سے تمہیں تمہارے پروردگار نے ڈرایا تھا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (آپ کی یہ گفتگو سن کر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ایسے جسموں کو مخاطب کر رہے ہیں جن میں رُوحیں نہیں ہیں ؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اِن جسموں سے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اُس کو اِن سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، (ایک روایت میں ہے کہ تم اِن سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن فرق صرف اِتنا ہے کہ تم جواب دینے پر قادر ہو اَور یہ جواب نہیں دے سکتے)۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِن سردارانِ قریش کو (آنحضرت ﷺ کے خطاب کے وقت) زِندہ کر دیا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی بات اُنہیں سنا دیں جس سے اِن کو سرزنش ہو اَور وہ ذلت و خواری اَور اَفسوس و پشیمانی کو محسوس کریں۔

چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں :

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعٌ لَا یَشْبَعْنَ مِنْ اَرْبَعٍ عَیْنٌ مِنْ نَظَرٍ، وَاَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ، وَاُنْثٰی مِنْ ذَکَرٍ، وَعَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ .
(معجم الطبرانی اوسط ج۹ ص۱۲۵ رقم ۸۲۶۲ ، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسولِ اَکرم ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے (کبھی) سیر نہیں ہوتیں : (۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) مؤنث مذکر سے (۴) عالم علم سے۔

حضور علیہ السلام نے چار عمرے کیے تھے :

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ قَالَ اَعْتَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ کَانَتْ مَعَ حُجَّتِہٖ، عُمْرَةً مِنَ الْحُدَیْبِیَّةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حُجَّتِہٖ. (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۹۷ باب الغزوة الحدیبیة ، مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۹ باب بیان عدد عمر النبی ﷺ ، مشکوة ص ۲۲۱)

حضرت قتادہؒ سے روایت ہے کہ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتلایا کہ رسولِ اَکرم ﷺ نے چار عمرے کیے تھے اَور سب ذیقعدہ میں کیے تھے سوائے اُس عمرے کے جو آپ نے اَپنے حج کے ساتھ کیا تھا (کہ اُس کا اِحرام تو ذیقعدہ ہی میں باندھا گیا تھا لیکن اَفعالِ عمرہ ذی الحجہ میں اَدا کیے تھے) پہلا عمرہ حدیبیہ سے کیا ذیقعدہ میں، دُوسرا عمرہ اُس سے اَگلے سال (۷ھ میں) کیا ذیقعدہ میں، تیسرا عمرہ جِعِرَّانَہْ سے کیا جہاں آپ نے غزوۂ حنین میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا یہ بھی کیا ذیقعدہ میں، چوتھا عمرہ آپ نے اَپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

اَخبار الجامعہ

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

۲۲ر مئی کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب، مولانا رحمت اللہ صاحب کی دعوت پر دو روزہ اِجتماع ''تبلیغ و اِصلاحی پروگرام'' میں شرکت کے لیے دوپہر دو بجے جامعہ مدنیہ جدید سے آزاد کشمیر ضلع باغ کے لیے براستہ مری روانہ ہوئے رات گیارہ بجے مری میں حاجی شعیب صاحب مدظلہم کے یہاں قیام ہوا اَگلی صبح جامعہ کے فضلاء مولانا طلعت صاحب ذاکر، مولانا اَسد صاحب عباسی اَور مولانا عاصم صاحب شاکر حضرت کی آمد کی خبر سن کر ملاقات کے لیے تشریف لائے۔

مری سے تقریبًا بارہ بجے کے قریب جامعہ جدید کے طالب علم بھائی سعید الرحمن صاحب کے اِصرار پر ڈنہ کچیلی کے لیے روانہ ہوئے۔ چار بجے وہاں پہنچے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد چند منٹ کے لیے قیلولہ فرمایا اَور بعدِ نمازِ عصر مختصر بیان فرمایا، بعد اَزاں جامعہ مدنیہ قدیم کے فاضل مولانا عبدالکبیر صاحب کی خصوصی دعوت پر بیس بگلہ کے لیے روانہ ہوئے۔ رات ساڑھے آٹھ بجے جامعہ فیض العلوم بیس بگلہ پہنچے طعام کے بعد پرانے ساتھیوں کے ساتھ مختلف اُمور پر گفتگو ہوتی رہی۔ دُوسرے دِن حضرت نے بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد بیس بگلہ میں جمعہ کا بیان قرآنِ مجید کی آیتِ مبارکہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا پر مفصل بیان فرمایا اَور عوام الناس کو ''علم'' اَور ''فن'' کے درمیان فرق سے آگاہ فرمایا۔ نمازِ عصر جامع مسجد ملوٹ میں اَدا کرنے کے بعد ''جگڑی پیل'' کی اِجتماع گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضرت نے اِس تبلیغی اِصلاحی اِجتماع میں قرآنِ مجید کی آیتِ مبارکہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ .... کا اِنتخاب فرما کر اِتباعِ سنت کی اہمیت اَور فوائد پر مفصل بیان فرمایا۔ بیان کے

بعد نمازِ مغرب اِجتماع گاہ میں اَدا فرمائی۔ بعد اَزاں مولانا عبدالکبیر صاحب کے ہمراہ غنی آباد تشریف لے گئے رات کا قیام اَور طعام یہاں فرمایا۔

۲۵ رمئی بروزِ ہفتہ کو مدرسہ دارُالعلوم تعلیم القرآن جامعہ اُم سلمہؓ للبنات غنی آباد میں بیان فرمایا۔ غنی آباد سے 9:30 پر روانہ ہوئے اَور بیس بگلہ میں مدرسہ فاطمۃ الزہراءؓ میں علم کی اہمیت پر بیان فرمایا۔ علاقے کے زعماء اَور گورنمنٹ بوائز مڈل سکول کے پرنسپل کے اِصرار پر چند منٹ کے لیے ''علم'' اَور ''فن'' کے دَرمیان فرق کی وضاحت فرمائی۔ بعد اَزاں حضرت اَقدس دھیرکوٹ کے راستہ سے مری کے لیے روانہ ہو گئے۔

واپسی پر باغ شہر کے مشہور مدرسہ تعلیم القرآن کے مہتمم حضرت مولانا اَمین الحق صاحب مدظلہم سے حضرت اَقدس نے وعدہ کیا تھا کہ میں چند منٹوں کے لیے ضرور حاضری دُوں گا اِس وعدہ کو نبھاتے ہوئے حضرت اَقدس چند منٹ کے لیے مدرسہ تعلیم القرآن تشریف لے گئے، نمازِ ظہر یہاں پر اَدا فرمائی بعد اَزاں حضرت مولانا اَمین الحق صاحب سے اِجازت چاہی اَور واپس مری کے لیے روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ بیس بگلہ کے رُفقاء خصوصًا مولانا عبدالکبیر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے پورے سفر میں معیت اَور رہبری فرمائی۔ سفر میں تاخیر کی وجہ سے شام چھ بجے مری پہنچ کر فاضل جامعہ جدید مولانا طلعت صاحب کی رہائش گاہ پر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ بعد اَزاں عشاء کے قریب حضرت اَقدس حاجی شعیب صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

اَگلی صبح گیارہ بجے جامعہ کے ضروری کاموں کی وجہ سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے اَور رات گیارہ بجے بخیریت گھر پہنچ گئے، والحمدللہ۔

☆

۲۷ رمئی کو حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب قاری اَبوبکر صاحب مدظلہم کی دعوت پر جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن میں ختمِ بخاری کی اِختتامی تقریب میں شرکت کے لیے جہلم تشریف لے

گئے، رات آٹھ بجے جہلم پہنچے جامعہ کے مہتمم قاری اَبوبکر صاحب نے اِستقبال کیا۔ حضرت نے فارغ التحصیل طلباء کو ختمِ بخاری کی آخری حدیث کا مختصر دَرس دیا اَور بعد اَزاں قاری اَبوبکر صاحب کے اِصرار پر حضرت نے حاضرین سے اِیمان اَفروز بیان فرمایا، رات دو بجے بخیریت گھر پہنچے۔

☆

۲۸ رمئی کو حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل مولانا محبوب صاحب کی دعوت پر دوپہر گیارہ بجے قصبہ ''وھوا'' تونسہ شریف کے لیے روانہ ہوئے۔ رات دس بجے ''وھوا'' پہنچ گئے دُوسرے روز دس بجے مدرسہ للبنات میں ختمِ بخاری کے پروگرام میں حضرت نے آخری حدیث کا دَرس دیا۔ اسی طرح عصر کے قریب ایک اَور مدرسہ **خدیجة الکبری للبنات** میں بخاری شریف کے اِختتامی پروگرام میں شرکت فرما کر ''علم'' کی برکات اَور ''تکبر'' کے نقصانات سے آگاہ فرمایا۔ بعد اَزاں عصر کی نماز جامعہ فاروقیہ میں اَدا کی، میزبان اَور حاضرین کی خواہش پر حضرت نے جامعہ کی تعمیر و ترقی کے لیے دُعا فرمائی۔ اہلِ قصبہ نے بعد نمازِ مغرب حضرت اَقدس کا بیان جامع مسجد میں طے کیا تھا چنانچہ حضرت نے دُور دَراز سے آئے ہوئے مجمع سے علم اَور علمائے ربانیین کی عظمت اَور علمِ حدیث کی اہمیت پر تفصیلی اَور جامع بیان فرمایا۔ کھانے کا اہتمام ڈاکٹر حافظ حنیف صاحب نے اَپنی رہائش گاہ پر کیا تھا، فاضل جامعہ مولانا یاسر اَمین کی دعوت پر رات مدرسہ تعلیم القرآن سراجیہ وھوا میں گزاری اَور اَگلے روز ناشتہ کے بعد مولانا کی خواہش پر علماء کی مجلس میں مختصر بیان فرمایا، بعد اَزاں قصبہ وھوا کے علماء سے اِجازت چاہی۔

ریتڑا میں برلبِ سڑک مولانا لقمان صاحب کے اِصرار پر مدرسہ للبنات ریتڑا میں ختمِ بخاری کے اِختتامی پروگرام میں شرکت فرمائی اَور مختصر بیان فرمایا بعد اَزاں مولانا سے اِجازت چاہی اَور لاہور کے لیے روانہ ہوئے رات گیارہ بجے بخیریت گھر پہنچ گئے۔

☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب کی کوئٹہ آمد :

یکم/جون بروز ہفتہ حضرت صاحب دوپہر ڈیڑھ بجے کوئٹہ مطار پر پہنچے۔تقریبًا دو بجے حضرت شبانِ ختم نبوت بلوچستان کے مرکز جامع مسجد اِبراہیم کلی دیبہ میں پہنچے۔ جامعہ مدنیہ جدید کے فضلاء کی بڑی تعداد نے حضرت کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا خصوصًا عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت بلوچستان کے نائب اَمیر، خطیب جامع مسجد سنہری حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب منیر دامت برکاتہم بھی اِس موقع پر موجود تھے۔

بعد اَز نمازِ عصر علماءِ کرام کے لیے اِستقبالیہ اَور حضرت سے ملاقات کا پروگرام تھا جس میں جامعہ مدنیہ جدید کے بہت سارے نئے پرانے حضرات نے حضرت سے ملاقات کی خصوصًا حضرت مولانا قاری فضل الحق صاحب حقانی مدظلہم نے بھی حضرت سے ملاقات کی۔

بعد اَزاں نمازِ مغرب حضرت کا کوئٹہ کرانی روڈ پر دفاعِ ختم نبوت کانفرنس میں مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو تھے جہاں آپ نے اِختتامی بیان کیا اَور دُعا فرمائی۔ بعد اَز نمازِ عشاء جامعہ کے فاضل مولانا محمد عثمان صاحب رُکن شوریٰ شبانِ ختم نبوت بلوچستان کے گھر پر کھانا تناول فرمایا۔

۲/جون بروز اِتوار حضرت نے طوغی روڈ کوئٹہ کے مدرسہ تعلیم القرآن میں بیان فرمایا بعد اَزاں حضرت مولانا طلحہ صاحب رُکن شوریٰ شبانِ ختم نبوت بلوچستان کے گھر میں دُعا فرما کر حضرت جامعہ سراج العلوم سرکی روڈ کوئٹہ کے حضرت مولانا عبدالولی صاحب مہتمم جامعہ ہذا کی دعوت پر جامعہ میں دُوسرا سالانہ دورۂ تفسیر کا اِفتتاح کیا اَور دُعائے خیر فرمائی۔

دوپہر کا کھانا حضرت نے نائب اَمیر شبانِ ختم نبوت بلوچستان حضرت مولانا مفتی ولی اللہ صاحب کے گھر پر تناول فرمایا اَور قیلولہ فرمایا، بعد اَز نمازِ عصر حضرت جامع مسجد اِبراہیم میں منعقدہ سالانہ تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے پہنچے جہاں حضرت نے جامع بیان فرمایا اَور آخر میں دُعا فرمائی عشاء کا کھانا حضرت نے بھائی عبدالحفیظ صاحب کے گھر تناول فرمایا۔

۳ / جون بروز پیر حضرت مستونگ کے لیے روانہ ہوئے راستہ میں جامعہ کے فاضل مولانا محمد عثمان صاحب کے گھر ناشتہ فرمایا بعد اَزاں جامعہ کے طالب علم بھائی دین محمد صاحب کے مدرسہ میں بھی بیان فرمایا اِس کے بعد جامعہ کے فاضل حضرت مولانا اِسحاق صاحب کی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا پھر حضرت مستونگ کے لیے روانہ ہوئے جہاں جامعہ مدنیہ جدید ے فاضل مولانا عبدالماجد صاحب کے مدرسے میں بیان فرمایا بعد اَزاں قریبی بستی میں حضرت نے جامعہ کے فاضل مولانا عبداللہ صاحب کا نکاح پڑھایا پھر عصر کے بعد جامعہ تعلیم القرآن مشرقی بائی پاس پر حضرت کا بیان ہوا اَور حضرت نے رات کا کھانا جامعہ کے فاضل بھائی مولانا ساجد صاحب کے گھر تناول فرمایا۔

۴ / جون بروز منگل حضرت صاحب چمن کے لیے روانہ ہوئے حضرت نے مولانا اللہ نور صاحب کے یہاں ناشتہ تناول فرمایا، اپنی گاڑی سمیت بھائی نور الہدیٰ صاحب نیز مفتی خلیل اللہ صاحب، مفتی ولی اللہ صاحب اَور بھائی شوکت صاحب شریکِ سفر تھے، چمن پہنچنے پر جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل مولانا عبدالناصر صاحب نے اِستقبال کیا۔ اَلحاج علامہ عبدالغنی صاحبؒ کے مدرسے میں حضرت نے اُن کے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ یوسف صاحب مدظلہم سے اُن کے والد ماجد کی تعزیت کی، اِس مجلس میں مولانا محمد اَیوب صاحب، مولانا محمد حنیف صاحب صوبائی اَمیر جمعیۃ علماء اِسلام نظریاتی، حضرت مولانا صلاح الدین صاحب مرکزی اَمیر جمعیۃ علماءِ اِسلام نظریاتی، حضرت مولانا محمد شفیع صاحب ضلعی اَمیر جمعیۃ علماء اِسلام اَور دیگر علماء شریک تھے۔ عصر سے کچھ پہلے مہمانوں کی یہ مجلس برخاست ہوئی۔ بعد اَز نمازِ عصر حضرت واپس کوئٹہ کے لیے روانہ ہوئے، مغرب کے بعد حضرت نے کوئٹہ میں ختمِ نبوت کانفرنس میں شرکت فرما کر بیان فرمایا اَور دُعا فرمائی حضرت نے رات کھانا مولانا حافظ آدم خاں صاحب کے گھر تناول فرمایا۔

۵ / جون بروز بدھ کو حضرت مولانا عبدالشکور صاحب مبلغ شبانِ ختمِ نبوت بلوچستان کے گھر ناشتہ تناول فرمایا بعد اَزاں محمدی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں حفاظِ قرآن کی مندیل پوشی کی تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو تھے حضرت نے اِختتامی بیان فرما کر دُعا فرمائی اَور بچوں کے سروں پر مندیل پوشی

کی اِس کے بعد حضرت جامعہ مطلع العلوم پہنچے جہاں جامعہ کے فاضل ناظم اعلیٰ شبانِ ختم نبوت بلوچستان مولانا محمد عثمان صاحب نے حضرت کا اِستقبال کیا اَور جامعہ کے اَساتذہ سے ملاقات کی۔

بعد اَزاں حضرت دفتر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت بلوچستان آرٹ سکول روڈ پر پہنچے، دفتر میں اَمیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت بلوچستان حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہم اَور نائب اَمیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت بلوچستان حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب منیر دامت برکاتہم اَور دُوسرے منتظمین حافظ حمزہ ملوک، حاجی خلیل، حاجی کالے خان، ماسٹر محمد عثمان اَور دیگر ساتھی بھی موجود تھے۔

۶؍جون کو حضرت نے بھائی سیّد نورالہدیٰ صاحب کے گھر ناشتہ تناول فرمایا اَور براستہ کراچی واپس جانے کے لیے مطار روانہ ہوئے حضرت مطار پہنچے تو شبانِ ختم نبوت کے نوجوانوں نے حضرت کو رُخصت کیا اَور گیارہ بجے کوئٹہ سے کراچی کے لیے روانہ ہوئے۔

۶؍جون صبح گیارہ بجے کے جہاز سے کراچی تشریف لے آئے۔ بھائی رضوان صاحب کے ہمراہ حضرت مولانا حکیم محمد اَختر صاحبؒ کی خانقاہ میں جا کر اُن کے صاحبزادے مولانا حکیم مظہر صاحب سے تعزیت کی۔ بعد اَزاں حضرت مولانا یحییٰ صاحب مدنی رحمہ اللہ کی تعزیت کے لیے مدرسہ معہد الخلیل تشریف لے گئے اَور حضرت مولاناؒ کے صاحبزادگان سے تعزیت کی۔ رات کو اپنے برادرِ نسبتی جناب بھائی فیض صاحب کے گھر قیام فرمایا۔

۷؍جون کو مولانا قاری تنویر اَحمد صاحب کی دعوت پر سٹی اِسٹیشن کراچی کی جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا اَور بعد نمازِ عشاء مسجدِ عائشہؓ میں بیان فرمایا۔ ۸؍جون صبح آٹھ بجے بذریعہ جہاز کراچی سے لاہور بخیریت واپسی ہوئی۔

☆

۲؍شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ/ ۱۵؍جون ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ سے حسبِ سابق جامعہ مدنیہ جدید میں اُستاذ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن صاحب نے دَورۂ صرف ونحو کا آغاز کیا، ملک کے چاروں صوبوں سے آنے والے طلباء نے بڑی تعداد میں شرکت کی، ۴؍جولائی کو دورہ کا اِختتام ہوگا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ
کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلب ِسڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اَور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اَور اپنے عزیزو اَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اَندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اَور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

1۔ سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلو میٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ فیکس نمبر 35330311 - 42 - 92+

2۔ سیّد محمود میاں ''بیت الحمد'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اکاؤنٹ نمبر (0-7915-100-020-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور

مسجد حامد کا اکاؤنٹ نمبر (1-1046-100-040-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور